اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعدَ الصَّلٰوۃِ المَکتُوبَۃ
الصَّلٰوۃُ فِی جَوفِ اللَّیلِ
(مسلم: 1163)

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تہجد

تقرّب الٰہی کا اہم ترین ذریعہ

خلیل الرحمٰن چشتی حفظہ اللہ

الاحسان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ)
کتاب نمبر

نمازِ تہجد

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمن چشتی

پتہ

House # 1, Street # 15A, E-11/4,
Golra, Islamabad
Tel: 0300-55-60-900, 051-22 22 455,
051-22 22 466
Email:khaleelchishti@yahoo.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق خلیل الرحمن چشتی محفوظ ہیں

- نام کتاب ——— نمازِ تہجد
- مرتب ——— خلیل الرحمٰن چشتی
- کمپیوٹر گرافکس ——— حافظ افضال احمد
- دوسرا ایڈیشن ——— اکتوبر 2012ء
- صفحات ——— 78
- قیمت ——— -/100 روپے
- طابع ——— دار الکتب السلفیہ، اقراء سینٹر، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

ملنے کے پتے

1۔ خلیل الرحمٰن چشتی E-11/4، اسلام آباد — فون نمبر: 0300-55-60-900

2۔ ادارۂ منشورات اسلامی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور — فون نمبر: 042-78 40 584

3۔ ادارۂ معارف اسلامی D-35، Block 5، فیڈرل B ایریا، کراچی۔

فون نمبر: 021-3634-9840, 3679-201, 0307-235-8829

4۔ دار الکتب السلفیہ، اقراء سینٹر، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

فون نمبر: 042-3724-4404, 042-3736-1506, 0333-433-4804

5۔ مکتبہ تحریک محنت، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ، پاکستان — فون نمبر: 051-453 5334

6۔ البلاغ۔ 18 عدنان پلازہ، جی ٹین مرکز، اسلام آباد — فون نمبر: 051-222-4146/47

البلاغ۔ 16 شالیمار سینٹر ایف ایٹ مرکز، اسلام آباد — فون نمبر: 051-228-1420

البلاغ۔ 5-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ، گلبرگ، لاہور — فون نمبر: 042-3571-7842/3

البلاغ۔ 6-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ، گلبرگ، لاہور — فون نمبر: 042-3571-7842/3

البلاغ۔ اپل چوک، نزد بیریئر نمبر 3، شاہ ولی کالونی، واہ کینٹ — فون نمبر: 051-454-1148

7۔ بک ڈسٹری بیوٹرز B-153، فلیٹ A-3، GF، خداداد کالونی، کراچی

فون نمبر: 021-3278-7137, 0334-392-2268

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمازِ تہجد کی اہمیت اور فضیلت

- ابتدائیہ 6
- تعریف 9
- ہدایات اور تدابیر 10
- نوافل کے بارے میں چار اُصولی باتیں 11
- نمازِ تہجد کے ذریعے صحابہؓ کی علمی اور روحانی تربیت 12
- نمازِ تہجد میں مکی سورتوں کی تلاوت وسماعت کے مقاصد 13
- اسلامی قیادت کی نشو ونما 14
- فرض نمازوں کے بعد سب سے اہم تہجد ہے 15
- قرآن میں ذکرِ تہجد اور مقام محمود 15
- عبادالرحمٰن کا وظیفہ 17
- تہجد سے، قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے 18
- نمازِ تہجد، تَشَکُّر و عُبُودِیَّت کی مظہر ہے 19
- نمازِ تہجد کے دو مقاصد 20
- وقتِ تہجد، تین اہم کام: دعا، سوال اور استغفار 21
- تہجد میں اِستغفار کا اہتمام کیا جائے 22
- اہلِ علم اور اہلِ عقل نمازِ تہجد کا اہتمام کرتے ہیں 23
- نمازِ تہجد مومن کے لیے شرف اور اعزاز ہے 24
- تہجد گذار آدمی قابلِ رشک ہے 25

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❄ تہجد میں طویل سجدے اور تسبیح مطلوب ہے 26

❄ تہجد میں خوف وطمع سے دعا کرنی چاہیے 27

❄ وقتِ تہجد دعائیں قبول ہوتی ہیں 29

❄ وقتِ تہجد فرشتوں کا نزول ہوتا ہے 30

❄ وقتِ تہجد کیا کرنا چاہیے؟ 30

❄ حضرت داود؈ کی نمازِ تہجد اور صالحین کا طریقۂ کار 31

❄ تہجد کے لیے اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی جگانا چاہیے 32

❄ بیویوں کی نمازِ تہجد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی فکرمندی 33

❄ بیٹی اور داماد کی نمازِ تہجد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی فکرمندی 33

❄ صحابہؓ کی نمازِ تہجد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی فکرمندی 33

❄ ایک صحابیؓ کی تہجد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی فکرمندی 33

سنتِ رسول ﷺ کے تقاضے

❄ محبتِ رسولؐ اور اتباعِ رسولؐ 36

❄ تہجد کا شرعی حکم 37

❄ نمازِ تہجد کا وقت 37

❄ باجماعت نمازِ تہجد بھی مسنون ہے 38

❄ سورۃ ال عمران کی آخری آیات کی تلاوت کرنا مسنون ہے 41

❄ نمازِ تہجد کی مخصوص مسنون دعا 42

❄ نمازِ تہجد کی مخصوص دعائے استفتاح 44

❄ تہجد کی پہلی دو رکعتیں ہلکی پڑھنا چاہیے 44

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❄ جب نیند کا غلبہ ہو تو نماز تہجد ختم کر کے سو رہنا چاہیے 45

❄ نماز تہجد کی رکعتوں کی تعداد 45

❄ نماز تہجد دو دو کر کے پڑھنا بہتر اور افضل ہے 47

❄ نماز تہجد کے بعد نماز وتر 48

❄ نماز تہجد چار چار کر کے بھی پڑھی جا سکتی ہے 49

❄ نماز تہجد جہری اور سری دونوں طرح پڑھی جا سکتی ہے 49

❄ نماز تہجد میں غیر حافظ قرآن دیکھ کر بھی تلاوت کر سکتا ہے 50

❄ نماز تہجد میں مسنون قراءت۔ طویل قراءت 50

❄ نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ کے طویل سجدے 51

❄ نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ کا طویل قیام اور نماز کا حسن 52

❄ نماز تہجد میں تفقہ فی القرآن 53

❄ نماز تہجد کی قضاء 53

❄ نماز تہجد میں آداب قراءت و تلاوت 54

❄ نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ کی آہ و بکا 56

❄ انبیاء اور علماء کی آہ و بکا 57

❄ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی آہ و بکا 58

❄ تلاوت میں خشیتِ الٰہی کا تاثر 60

❄ سیاسی عہدے اور علمِ قرآن۔ حضرت عمرؓ کی مجلسِ شوریٰ 61

❄ عصرِ حاضر کی قیادت 61

❄ تہجد کے ابتدائی احکام میں تخفیف 63

❄ سب سے آخر میں وتر پڑھنی چاہیے 64

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَنَستَعِینُہٗ وَنَستَغفِرُہٗ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَمِن سَیِّاٰتِ اَعمَالِنَا، مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضلِلہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ، وَنَشھَدُ اَن لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحدَہٗ لاَ شَرِیکَ لَہٗ وَنَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ ، اَرسَلَہٗ بِالحَقِّ بَشِیرًا وَّنَذِیرًا.

اَمّا بَعدُ ! فَاِنَّ خَیرَ الحَدِیثِ کِتَابُ اللّٰہِ ، وَخَیرَ الھَدیِ ھَدیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ، وَشَرَّ الاُمُورِ مُحدَثَاتُھَا ، وَکُلَّ مُحدَثَۃٍ بِدعَۃٌ ، وَکُلَّ بِدعَۃٍ ضَلاَلَۃٌ ، وَکُلَّ ضَلاَلَۃٍ فِی النَّارِ .

نماز تہجد کیا ہے؟ ایک مسنون عبادت ہے۔ایک وسیلۂ تقرب ہے۔ایک سامان فروغ ذات اورذریعۂ تحسینِ ذات ہے۔ایک اعلیٰ جذبۂ تشکراوراحساسِ عبودیت ہے۔

اپنی بے بضاعتی پرایک احساسِ ندامت ہے۔اللہ کی بے عیبی کا اظہارواعتراف ہے۔

ایک وظیفۂ خواص وصالحین ہے۔ایک نصابِ قیادت ہے۔ایک مجلسِ تفقہ ہے۔

ایک محفلِ تدبر ہے۔ایک علمی نشست ہے۔ایک روحانی تربیت گاہ ہے۔

اس نفل لیکن اہم عبادت کی اہمیت،فضیلت اوراَحکام ومسائل پر یہ مختصر رسالہ حاضرِ خدمت ہے۔

اہلِ علم سے درخواست ہے کہ وہ اس کی کوتاہیوں سے آگاہ فرمائیں۔

اگلے ایڈیشن میں ان شاء اللہ اصلاح کرلی جائے گی۔

دس رمضان المبارک 1429

مطابق 11 ستمبر 2,008ء

اسلام آباد

www.KitaboSunnat.com

طالبِ دعائے خیر

خلیل الرحمٰن چشتی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کچھ دوسرے ایڈیشن کے بارے میں

www.KitaboSunnat.com

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين.

چار سال پہلے شائع ہونے والا میرا یہ کتابچہ نایاب تھا۔ ادھر مسلسل لوگوں کی طرف سے اس کی اشاعت کا مطالبہ ہو رہا تھا اور فون آ رہے تھے، چنانچہ میں نے دوسرے کاموں کو مؤخر کرتے ہوئے اس کی نظرِ ثانی کا بیڑا اٹھایا۔

اب میں نے اس میں چند اور مضامین کا اضافہ کر دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ موجودہ شکل میں یہ رسالہ زیادہ مفید ثابت ہوگا۔

نماز کے معیار کو بلند کرنے کے لیے میری کتاب ''مراسمِ نماز اور روحِ نماز'' مفید رہے گی۔

کویت میں طویل عرصے سے مقیم معروف عالمِ دین مولانا حافظ شمس الدین صاحب منصوری نے جو جامعہ بغداد کے فارغ التحصیل بھی ہیں، اس کتابچے کی تصحیح کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اجر سے نوازے اور دنیا و آخرت میں حسنات سے نوازے۔

اہلِ علم سے درخواست ہے کہ وہ اس کی کوتاہیوں سے آگاہ فرمائیں۔

اگلے ایڈیشن میں اِن شاء اللہ اصلاح کر لی جائے گی۔

یکم ذوالحجہ 1433ھ
مطابق 16 اکتوبر 2012ء
اسلام آباد

طالبِ دعائے خیر
خلیل الرحمٰن چشتی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب اول

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تہجد کی اہمیت اور فضیلت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تہجد

تعریف:

تَہَجُّد ، باب **تَفَعُّل** سے ہےاوراس کا **مادّہ** (ھ ج د) ہے۔

هَجَدَ ، يَهْجُدُ (ن) کا مطلب سونا ہے۔

اور **تَہَجُّد** کا مطلب کچھ سوکر بیدار ہو جانا ہے۔

تَہَجُّد کا لفظ،قرآن میں سورۃ بنی اسرائیل کی آیت:79 میں استعمال ہوا ہے۔

نمازِ تہجد کے لیے رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں **قِیَامُ اللَّیل** کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

نمازِ تہجد کا اہتمام کرنے والے شخص کو ﴿ **مُتَهَجِّد** ﴾ کہتے ہیں۔

شرعی تعریف:

تَہَجُّد سے مراد وہ خاص نماز ہے، جو رات دیر گئے،عموماً سوکر کچھ آرام کر لینے کے بعد، زیادہ تر آخرِ شب ادا کی جاتی ہے۔رمضان کے آخری عشرے میں سونا ضروری نہیں ہے۔نمازِ تہجد رات کے کسی بھی حصے میں ادا کی جاسکتی ہے۔ابتدائی رات میں، یا درمیانی رات میں، یا پھر رات کے بالکل آخری حصے میں اذانِ فجر سے ایک دو گھنٹے پہلے اور یہی افضل ترین وقت ہے۔

تزکیۂ نفس یعنی فروغ ذات اور تحسینِ ذات کے حصول کے لئے،نمازِ تہجد ایک اہم عملی تدبیر ہے۔ایک ایسے وقت میں، جب بدن کو آرام مل چکا ہے اوراس کے حقوق پورے ہو چکے ہیں جب بیوی بچوں کو ان کا حق دیا جا چکا ہے۔اور جب اللہ کا بندہ اپنے آپ کو تازہ دم محسوس کرتا ہے، جب دنیا آرام سے سو رہی ہے۔ایک بندۂ خاص ریا کاری سے بچ کر اللہ کی عبادت کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے، نمازِ تہجد میں اللہ کی کتاب کی ذوق وشوق سے تلاوت وسماعت،تسبیحات، تکبیرات،حمد،دعا اور استغفار ، یہ سب چیزیں اُسے اللہ تعالیٰ سے بہت قریب کر دیتی ہیں۔

یہ نماز تقربِ الٰہی کا ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی ہدایتِ تہجد

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کے لیے اس خاص نماز کی ہدایت کی ہے۔حدیث نبویؐ ہے :

﴿صَلُّوا بِاللَّيلِ وَالنَّاسُ نِيَام﴾ (ابن ماجه : 3,251)

''رات کو اُس وقت نماز پڑھو! جب لوگ سو رہے ہوں۔''

اہتمام نمازِ تہجد کے لیے تدابیر

جو شخص اِس سعادت سے بہرہ مند ہونا چاہتا ہے،اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد، دیگر مشاغل میں اپنے آپ کو مصروف نہ رکھے۔عشاء کے بعد کوئی میٹنگ نہ رکھے،کسی سے ملنے نہ جائے ،دیر تک مطالعہ نہ کرے،کسی کو رات دیر گئے مدعو نہ کرے(اِلّا یہ کہ کوئی شدید حاجت اور ضرورت ہو، یا کسی اضطراری صورت حال سے دوچار ہونا پڑے) عام دنوں اور عام حالات میں،اپنے ان معمولات پر سختی سے عمل کرے، ورنہ اندیشہ رہتا ہے کہ آدمی اس نعمتِ عظمٰی سے محروم ہو جائے گا۔

نماز تہجد کے اہتمام کے لیے ضروری ہے کہ مؤمن کو نماز تہجد کی اہمیت اور فضیلت کا علم اور احساس ہو۔اہمیت اور فضیلت کے سلسلے میں گفتگو آگے آرہی ہے۔اہتمامِ تہجد کی ایک اور اہم تدبیر یہ بھی ہے کہ مؤمن اپنی موت کو یاد کرتا رہے۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب تم صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو(نہ جانے کب موت آجائے) اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے غنیمت جانو اور اپنی زندگی میں اپنی موت کے لیے کچھ حاصل کرلو۔

(صحیح بخاری : حدیث:6415)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مؤمن کے لیے ضروری ہے کہ وہ شیطان کے حملوں سے اپنے آپ کو بچائے۔ جب آدمی سوتا ہے تو شیطان اُس پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ اگر مؤمن بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اور اگر وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پھر وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ تازہ دم اور پاکیزہ نفس رہتا ہے ورنہ اُس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ خبیث النفس اور سستی کا شکار رہتا ہے۔ (صحیح بخاری: 1142)

مؤمن کو چاہیے کہ سونے سے پہلے سونے کے مسنون اذکار پڑھ لے۔ بالخصوص آیت الکرسی پڑھ لے تاکہ شیطان کے شر سے محفوظ ہو جائے اور جلد سو کر جلد بیدار ہو جائے۔

اہتمام تہجد کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ رات میں زیادہ کھا کر نہ سوئے اور دوپہر کے بعد تھوڑی دیر کے لیے قیلولہ ضرور کر لے۔ یہ قیلولہ نماز تہجد کے لیے اٹھنے میں نہایت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا تدبیروں کو اختیار کرنے سے اُمید کی جا سکتی ہے کہ انسان نماز تہجد کا باقاعدگی سے اہتمام کر سکے گا۔

شب بیداری اور سحر خیزی ہمیشہ صالحین کا شعار رہا ہے۔

علامہ اقبالؒ بطور تحدیثِ نعمت اپنی سحر خیزی کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

”زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی“

نوافل کے بارے میں چار (4) اُصولی باتیں

نماز تہجد ایک نفل نماز ہے۔

بعض علماء کے نزدیک یہ سنتِ مؤکدہ ہے۔ (فتاویٰ شیخ ابن بازؒ)

نوافِل کے بارے میں، چاہے وہ نماز سے متعلق ہوں، یا روزوں اور اِنفاق کی فرض صورتوں کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علاوہ کسی اور نفل صورت سے متعلق ہو، یہ چار اُصولی باتیں یاد رکھیے کہ

1- نوافل کے اہتمام سے فرائض چھوٹنے کی نوبت نہ آ جائے۔

2- نوافل کی اہمیت، آپ کے دل و دماغ پر اتنی زیادہ مسلط نہ ہو جائے کہ آپ کی زبان، فرائض کی تحقیر یا تخفیف پر اُتر آئے۔

3- رسول اللہ ﷺ کی طرف سے، کوئی رخصت کی گنجائش ہے تو کبھی عام معمول کو ترک کر کے، رخصت پر عمل کیجیے، تا کہ رخصت کی اس سنتِ رسولؐ کے ثواب سے بھی آپ محروم نہ رہیں۔

4- شریعتِ محمدی ﷺ، تمام تر حکمت و دانائی پر مشتمل ہے۔ ایک ہی معاملے میں اگر رسول اللہ ﷺ سے ایک سے زیادہ سنتیں ثابت ہوں تو مختلف اوقات میں مختلف سنتوں پر عمل کیجیے اور وہ سنت اختیار کیجیے، جو آپ کی جسمانی اور ذہنی حالت کے لئے، اس وقت زیادہ مناسب ہو۔ شریعتِ محمدی ﷺ میں ایسی لچک پائی جاتی ہے، جو ہر زمانے میں، ہر جگہ اور ہر حالت پر منطبق ہو جاتی ہے۔

نمازِ تہجد کے ذریعے صحابہؓ کی علمی اور روحانی تربیت

ابتداء میں نمازِ تہجد فرض تھی۔ یہ ایک علمی اور روحانی تربیت گاہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہٴ کرامؓ نصف شب، دو تہائی شب، یا ایک تہائی شب طویل قیامُ اللّیل کیا کرتے تھے۔ بارہ سال تک مکے میں یہی معمول رہا۔ رجب بارہ نبوی میں معراج ہوئی اور اس موقع پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔ مکے میں کل نوے (90) سورتیں نازل ہوئیں اور مدینے میں صرف چوبیس (24) سورتیں۔ مکی سورتوں کی تلاوت اور سماعت سے اولین صحابہٴ کرامؓ کی تربیت کی گئی۔ وہ اہلِ زبان تھے۔ اُن ہی کے محاورے میں قرآن نازل کیا گیا تھا۔ قرآن کی جاذبیت ایسی ہے کہ وہ خود بہ خود انہیں حفظ ہو جاتا۔ نمازِ تہجد کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تاکید تھی کہ اس میں قرآن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترتیل کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے۔ اس پر ﴿ اَقْــوَمُ قِيْلاً ﴾ کی تاکیدِ مزید تھی، تاکہ تَفَقُّہ فی القرآن کے تقاضے پورے کیے جاسکیں۔

نماز تہجد میں مکی سورتوں کی تلاوت اور سماعت کے مقاصد

نماز تہجد میں مکی سورتوں کی تلاوت اور سماعت کے ذریعے، صحابہؓ کی کردار سازی کے مندرجہ ذیل چار (4) مقاصد تھے۔

1۔ عقیدۂ توحید کو راسخ کرنا اور عقیدۂ توحید کے عقلی، نقلی، آفاقی، انفسی اور تاریخی دلائل سے صحابہؓ کو مسلح کرنا، تاکہ وہ شرک کا اِبطال کرتے ہوئے اور اس کے غیر فطری اور غیر عقلی ہونے کو مشرکینِ عرب پر ثابت کردیں۔

عقیدۂ توحید کی جامعیت کو سمجھ کر شرک فی الذات، شرک فی الصفات بالخصوص شرک فی العلم، شرک فی الاختیار، شرک فی العبادۃ اور شرک فی الحکم سے خود بھی بچنا اور دوسروں کو بھی مطمئن اور قائل کر کے شرک سے بچانا۔

2۔ مقامِ رسالت اور منصبِ رسالت کو واضح کرنا، تاکہ وہ رسول ﷺ کے کامل وفادار بن کر دعوت و تبلیغ کا کام کرسکیں، اور توسیعِ دعوت کے اگلے مدنی مراحل کی طرف گامزن ہوسکیں۔

3۔ عقیدۂ آخرت کو راسخ کرنا اور عقیدۂ آخرت کے عقلی، نقلی، آفاقی، انفسی اور تاریخی دلائل سے صحابہؓ کو مسلح کرنا، تاکہ وہ منکرینِ آخرت کے شکوک وشبہات کو دور کرتے ہوئے پورے اعتماد کے ساتھ دعوت و تبلیغ کا کام کرسکیں۔ آخرت کے مناظر کو چشمِ تصور سے دیکھیں۔ موت، قیامت، جنت اور دوزخ کو ایک زندہ حقیقت کی طرح محسوس کریں، اور اپنے روشن مستقبل کے لیے جان و مال کی قربانی کے لیے تیار ہوجائیں۔

4۔ صحابہ کرامؓ میں مخالفین کی اذیّت رسانیوں پر صبر و تحمل اور برداشت کی صفات پیدا کرنا، تاکہ وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مشرک قیادت کے آگے سینہ سپر رہیں اوران سے مرعوب نہ ہونے پائیں۔

اسلامی قیادت کی نشوونما

یہ چاروں مقاصد نمازتہجد کی علمی اور روحانی تربیت گاہ سے حاصل ہوئے، جس میں اصل مربی خودرسول اللہ ﷺ اور قرآن کی نوے (90) مکی سورتیں تھیں، جنہیں صحابہؓ یادکرلیا کرتے تھے، سمجھتے تھے، غوروفکر کرتے تھے، اوردعوت وتبلیغ میں استعمال کرتے تھے۔اسی عبادت پر مشتمل تربیت گاہ سے ہوکر حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت عمارؓ بن یاسر، حضرت مصعبؓ بن عمیر، حضرت عبداللہؓ بن مسعود، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت ارقمؓ بن ابی ارقم رضی اللہ عنھم وغیرہ گزرے اوراسی کے نتیجے میں آگے چل کر مدینہ منورہ میں مسلمانوں کوایک ''عظیم تربیت یافتہ قیادت'' میسر آئی۔

چنانچہ آپ ﷺ اور صحابہؓ کی تہجد گزاری کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ﴾ (سورة المزمل:20)

''اے نبی ﷺ! بلاشبہ آپؐ کا ربّ جانتا ہے کہ آپؐ کبھی دوتہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات عبادت میں کھڑے رہتے ہیں، اور آپؐ کے صحابہؓ کا ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ (نمازتہجد میں) یہ عمل کرتا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرض نمازوں کے بعد سب سے اہم تہجد ہے

فرض نمازوں کا درجہ سب سے بلند ہے۔ ایک بندۂ مومن، کسی فرض نماز کو ترک کرنے، یا اُسے قضا کرنے کا خیال بھی دل میں نہیں لاسکتا۔ جو شخص کسی فرض نماز کے وقت کو ضائع کر دیتا ہے، وہ اگر ساری زندگی بھی نماز پڑھے تو وقتِ مقررہ کی نماز کا اجر حاصل نہیں کرسکتا۔ فرض نمازوں کے بعد نوافل کا مقام ہے، لیکن نوافل میں سب سے اعلیٰ مقام نمازِ تہجد کا ہے۔ اس لیے اس کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کیا جانا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ ، الصَّلٰوةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ﴾

(صحیح مسلم ، کتابُ الصیام ، باب 38 ، حدیث: 1,163)

''فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز، درمیانی رات کی نماز (تہجد) ہے۔''

قرآن مجید میں نمازِ تہجد کا ذکر

قرآن کریم میں آٹھ (8) مقامات پر نمازِ تہجد کا ذکر آیا ہے۔

1۔ سورۃ بنی اسرائیل، آیت: 79

اس میں نمازِ تہجد کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز کرنے کا وعدہ کیا گیا۔

2۔ سورۃ الفرقان، آیت: 64-66

اس میں ﴿ عبادالرحمن ﴾ کی صفات بیان کی گئیں کہ وہ نمازِ تہجد کے طویل سجدوں اور طویل قیام میں عذابِ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔

3۔ سورۃ الذاریات، آیت: 17 میں متقین کے لیے نمازِ تہجد میں التزامِ استغفار کی وجہ سے جنت کے باغات، چشموں اور انعاماتِ الٰہی کا تذکرہ کیا گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

4۔ سورۃ السجدۃ: آیت: 15 اور 16 میں بتایا گیا کہ اہلِ ایمان کے پہلو، رات کو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور وہ خوف اور طمع کے ساتھ اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

5۔ سورۃ المزمل، آیت: 20 میں رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرامؓ کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارا رب تمہارے ﴿قیام اللیل﴾ کو جانتا ہے۔(یعنی عظیم اجر سے نوازے گا)

اسی سورۃ المزمل کی آیت: 6 میں تہجد کے دو (2) مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔ اس سے نفسِ سرکش پر قابو پایا جا سکتا ہے اور یہ تَفَقُّه فی القرآن کے لئے مناسب وساز گار ہو سکتا ہے۔

6۔ سورۃ الدّھر، آیت 26 میں، رات کو طویل سجدوں اور تسبیح کے ساتھ طویل قیام کا حکم دیا گیا۔

7۔ سورۃ الانشراح کی آخری آیت میں رسول ﷺ کو حکم دیا گیا کہ جب آپؐ فارغ ہو جائیں تو کمر بستہ ہو جائیں اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جائیں (اُسی سے لو لگائیں)۔

8۔ سورۃ الزمر آیت: 8، 9 تفصیل آگے آ رہی ہے۔

تہجد اور مقام محمود

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک اعلیٰ ترین درجہ ''مقامِ محمود'' ہے اور یہ مقام صرف ایک شخص کو دیا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ مقام مجھے عطا کیا جائے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، حدیث: 384، عن عمرو بن العاصؓ)

اور قرآنِ مجید میں نبیٔ کریم ﷺ کو نماز تہجد کا حکم دیتے ہوئے بتایا گیا کہ بعید نہیں یہ مقام آپ ﷺ کو عطا کیا جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: 79)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اور (اے محمد ﷺ) رات کو تہجد پڑھیے! یہ آپؐ کے لیے نفل ہے، بعید نہیں کہ آپؐ کا رب، آپؐ کو مقام محمود پر فائز کردے۔"

اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مقام محمود کے مقام اور مرتبے کا، جو نبی کریم ﷺ کے لیے خاص ہے، نمازِ تہجد کے ساتھ گہرا ربط اور تعلق ہے۔

نمازِ تہجد عبادُالرحمٰن کا وظیفہ ہے

نمازِ تہجد عبادُالرَّحمٰن کا وظیفہ ہے۔ یعنی رحمٰن کے خاص عبادت گذار بندوں کا معمول ہے، جو اُس کی رحمانیت کے مستحق ہیں۔

چنانچہ سورۃُ الفرقان میں ارشاد ہوا:

﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَ قِيَاماً ۝
وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ
اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَاماً ۝
اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَاماً﴾ (الفرقان: 64-66)

"(رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں) جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں جو دعائیں کرتے ہیں: "اے ہمارے رب! جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے! اس کا عذاب تو جان کولاگو ہے۔ وہ تو بڑا ہی بُرا مستقر اور مقام ہے"۔

- معلوم ہوا کہ نمازِ تہجد میں طویل قیام اور طویل سجدے مطلوب ہیں۔ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو اللہ کی رحمت کے طالب ہیں۔ اُن کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ سجود اور قیام میں رات گذارتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تہجد میں عذابِ دوزخ سے نجات کی دعائیں مانگی جائیں

مندرجہ بالا آیت کے الفاظ ﴿وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ﴾ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تہجد کے وقت، عذاب دوزخ سے نجات کی دعائیں بھی مانگنی چاہییں۔

تہجد سے، تقرُّبِ الٰہی حاصل ہوتا ہے

نماز، دراصل ﴿ذِکرُ اللہ﴾ یعنی ''اللہ کی یاد'' کا نام ہے۔سجدے کی حالت میں اللہ کا قرب اپنی انتہاء پر ہوتا ہے اور دعاؤں سے بھی اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

● مندرجہ ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازِ تہجد میں ﴿ذکر﴾ یعنی اللہ کی یاد سے بھی، اللہ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمروؓ بن عبسہ سے فرمایا:

﴿أَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ،

''اللہ تعالیٰ بندے سے سب سے زیادہ قریب، رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے،

فَاِنِ اسْتَطَعْتَ، اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَذْکُرُ اللّٰهَ فِیْ تِلْکَ السَّاعَةِ، فَکُنْ.﴾

لہٰذا اگر تم سے ہو سکے کہ اُن بندوں میں سے ہو جاؤ، جو (اس مبارک وقت) ﴿ذِکرُ اللہ﴾ یعنی اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ضرور ہو جانا!''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب 119، حدیث 3,579)

● اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نمازِ تہجد میں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ شروع سے آخر تک یہ نماز، ﴿ذکرُ اللہِ﴾ یعنی ''اللہ کی یاد'' سے معمور ہو اور اس کا ادنیٰ حصہ بھی غفلت کی نذر نہ ہو جائے، تا کہ قربتِ الٰہی کی منزلیں آسان ہوتی جائیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نوافل کے ذریعے سے بھی اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے، جس طرح فرائض کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ صحیح البخاری کی حدیثِ قدسی ہے۔

''میرا بندہ نفل نماز کے ذریعے مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو میں اُس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے اور اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں، جس سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کا پاؤں بن جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے۔'' **(صحیح البخاری : 6,502)**

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا مقرب بندہ اپنی تمام زندگی کو ﴿مَرضَاتِ اللّٰہ﴾ کے مطابق گذارتا ہے۔ اُس کی ہر چیز اللہ کی رضا مندی کی خاطر ہوتی ہے۔ وہ کبھی اللہ کو ناراض نہیں کرتا۔ اُس کی سماعت، اُس کی بصارت اور اُس کے ہاتھ پاؤں کا استعمال اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ یہی ﴿راضية مرضية﴾ اور ﴿رضی اللّٰه عنهم ورضوا عنه﴾ کا مقام ہے۔

نماز تہجد، تَشَکُّر وعُبُودِیَّت کی مظہر ہے

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اُس مشہور و معروف روایت میں، جس میں طوالتِ قیام کے سبب آپ ﷺ کے پاؤں کی سوجن کا ذکر ہے، سب سے زیادہ قابلِ غور بات، اُس کی وہ وجہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔ روایت کے اصل الفاظ یہ ہیں:

﴿قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ،

''رسول اللہ ﷺ نے قیام اللّیل کا اہتمام کیا، یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج گئے

فَقِيْلَ لَهٗ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا ؟

آپ ﷺ سے پوچھا گیا: ''آخر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَ قَدْ غُفِرَلَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ ،

جبکہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔"

قَالَ : اَفَلاَ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْراً ﴾

آپ ﷺ نے جواب دیا: "کیا میں ایک شکرگزار بندہ نہ بنوں ؟"

(صحیح مسلم ، کتاب صفات المنافقین و احکام ، باب 18 ، حدیث: 2,819)

● ﴿عَبْدًا شَکُوْراً ﴾ کے الفاظ پر غور فرمایئے!

آپ ﷺ نے قیــام الــلَّیـل (یعنی نمازتہجد) کے التزام اور پھر اس کی طوالت کے دو اسباب، ﴿عُبُودِیَّت﴾ اور ﴿تَشَکُّر﴾، بیان فرمائے ہیں۔

معلوم ہوا کہ نماز تہجد، تشکر اور عبودیت کا مظہر ہے۔

نمازِ تہجد کے دو مقاصد

نماز تہجد کی دو (2) خصوصیات اور اس کے دو (2) بنیادی مقاصد ہیں۔

(1) نفس پر قابو پانا اور (2) فہمِ قرآن

نمازِ تہجد کی پہلی خصوصیت یہ کہ یہ نفسِ سرکش پر قابو پانے کے لیے بہت ہی کارگر ہتھیار ہے۔ جب آدمی سو کر اٹھتا ہے تو اس کی ساری تھکن دور ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو نہایت تازہ دم محسوس کرتا ہے۔ پھر جب وہ وضو کرتا ہے تو اعضائے بدن بھی نہایت فرحت اور تازگی محسوس کرتے ہیں۔ اس وقت بیشتر مخلوق سوئی ہوئی ہوتی ہے۔ ایسے سناٹے میں کھڑے ہو کر نماز کے اندر قرآن کی تلاوت وسماعت انسان کے اندر عجب نشاط کا عالم پیدا کر دیتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن خود آپ پر نازل ہو رہا ہے۔ یہ ﴿اَشَدُّ وَطْاً﴾ ہے۔

نماز تہجد کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ قرآن فہمی کے لیے، اس سے زیادہ بہتر اور سازگار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ماحول کسی دوسرے وقت میسر نہیں آ سکتا۔ یہ ﴿ اَقْوَمُ قِیْلًا ﴾ ہے۔

اِسی لیے قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔

﴿ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ﴾ (المزمل:6)

"درحقیقت رات کا اٹھنا، نفس پر قابو پانے کے لیے، بہت کارگر اور قرآن ٹھیک پڑھنے کے لیے زیادہ موزوں ہے۔"

تہجد کے وقت تین اہم کام: دعا، سوال اور اِستغفار

رسول اللہ ﷺ سے مروی ایک حدیثِ قدسی ہے، جس سے تہجد کے وقت کی اہمیت اور اُس کی تین (3) خصوصیات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ فرمایا گیا:

﴿ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا ، حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ یَقُوْلُ ﴾

"ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو، جب آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، قریبی آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے (جیسے اُس کی شان کے لائق ہے) اور کہتا ہے:

(1) ﴿ مَنْ یَدْعُوْنِی ؟ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ ،

"کون ہے، جو مجھ سے دعا کرے؟ کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔"

(2) مَنْ یَسْاَلُنِی ؟ فَاُعْطِیَهٗ ،

"کون ہے، جو مجھ سے مانگے؟ کہ میں اس کو عطا کروں۔"

(3) مَنْ یَسْتَغْفِرُنِی ؟ فَاَغْفِرَ لَهٗ ﴾

"کون ہے، جو مجھ سے مغفرت اور بخشش طلب کرے؟ کہ میں اس کو بخش دوں۔"

(صحیح مسلم ، کتاب صلاۃ المسافرین ، باب 24 ، حدیث: 758)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ یہ وقت، دعا، سوال اور طلبِ مغفرت کے لئے نہایت سازگار ہے۔

تہجد میں اِستغفار کا اہتمام کیا جائے

جھٹپٹے کا یہ وقت فہمِ قرآن، دعا اور حاجت براری کے لیے تو سازگار ہے ہی، لیکن خالقِ کائنات کہتا ہے کہ طلبِ مغفرت کے لیے بھی یہی وقت زیادہ موزوں ہے۔ اللہ کے عذاب سے ڈرنے والے افراد، ہمیشہ ان مبارک ساعتوں کو، استغفار کے لیے وقف کیا کرتے تھے اور آج بھی کرتے ہیں۔

قرآنِ مجید کی سورۃُ الذّاریات میں متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا۔

﴿ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝

''بلاشبہ متقی لوگ، (اُس روز) باغوں اور چشموں میں ہوں گے،

آخِذِيْنَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ

جو کچھ ان کا رب اُنہیں دے گا، اُسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝

وہ اُس دن کے آنے سے پہلے نیکوکار تھے (محسن تھے)۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝

وہ راتوں کو کم ہی سوتے تھے،

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

اور وہ رات کے پچھلے پہروں میں، استغفار کرتے تھے (معافی مانگتے تھے)،

وَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اوران کے مال میں سائل اور محروم کے لیے حق تھا۔" (الذاریات:15-19)

- ان آیات سے معلومات ہوتا ہے کہ ﴿متقی﴾ بننے اور جنت کے مستحق بننے کے لیے تین (3) چیزوں کی ضرورت ہے۔

1- نماز تہجد کا اہتمام (اور اس کے لیے راتوں کو کم سونا)۔

2- تہجد کے وقت اِستغفار کا اہتمام کرنا۔

3- سائلین اور محرومین کے لیے دل کھول کر اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، کیونکہ یہ اُن کا حق ہے۔

مندرجہ بالا صفات رکھنے والے ہی اِحسان کے مرتبے پر پہنچ کر مُحسِن کہلاتے ہیں۔

نماز تہجد کا اہتمام کرنے والے اہلِ علم اور اہلِ عقل ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ ناشکرے لوگوں کا ذکر کرتا ہے کہ وہ مصیبت میں اللہ کو پکارتے ہیں، لیکن جب اللہ انہیں نعمتوں سے نوازتا ہے تو احسان فراموشی پر اتر آتے ہیں اور شرک کرنے لگتے ہیں۔ یہ دوزخ کی آگ کے مستحق ہیں۔ ایسے ناشکرے لوگ کیا اُن شکرگذار بندوں کے برابر ہو سکتے ہیں، جو سجدوں کے ساتھ رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں، آخرت سے ڈرتے ہیں، علم والے ہیں اور ایسے اہلِ عقل ہیں جو نصیحت کو قبول کر لیتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورۃ الزمر کی آیت:9 میں فرماتا ہے:

﴿ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾ (الزمر:9)

"(ناشکرے مشرک آدمی کے برابر) کیا وہ شخص ہو سکتا ہے؟ جو سجدوں کے ساتھ قیام اللیل میں قنوت کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا اُمیدوار ہے؟ اے محمد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ﷺ ان سے پوچھیے ! کیا علم والے اور علم نہیں رکھنے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ ہاں نصیحت تو صرف عقل مند لوگ ہی حاصل کر سکتے ہیں۔"

- ان آیات سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(1) عقل مند نصیحت کو قبول کرتے ہیں، جبکہ بے وقوف ٹھکرا دیتے ہیں۔

(2) اہلِ توحید عقل مند اور اہلِ شرک بے وقوف ہوتے ہیں۔

(3) علم رکھنے والے عقل مند اہلِ توحید اور جاہل بے وقوف اہلِ شرک برابر نہیں ہو سکتے۔

(4) آخرت سے ڈرنے والے اور اللہ کی رحمت کے اُمیدوار نماز تہجد کا اہتمام کرتے ہیں، جبکہ آخرت فراموش نہ تو نمازِ تہجد کا اہتمام کرتے ہیں اور نہ اللہ کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں۔

نمازِ تہجد مؤمن کا اعزاز ہے

نماز تہجد مؤمن کے لیے ایک خاص شرف اور اعزاز ہے۔ مؤمن کی عزت اللہ تعالیٰ کی بے ریا عبادت میں پوشیدہ ہے، جب کہ وہ دنیا سے بے نیاز ہو کر صرف اللہ تعالی کے حضور سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا:

﴿ يَا مُحَمَّد ! ﷺ شَرَفُ المؤمِنِ قِيَامُ اللَّيلِ ، وَعِزُّهُ اِستِغنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ ﴾

"اے محمد ﷺ! رات کا قیام مؤمن کا شرف ہے اور اُس کی عزت، اُس کے لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے۔" (المستدرک للحاکم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تہجد گذار اور فیاض شخص قابلِ رشک ہوتا ہے

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے کہ تہجد گذار شخص اور فیاض شخص دونوں قابلِ رشک ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَینِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ القرآنَ ، فَهُوَ یَقُومُ بِهٖ آنَاءَ اللَّیلِ ، وَآنَاءَ النَّهَارِ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا ، فَهُوَ یُنفِقُهُ آنَاءَ اللَّیلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ﴾

''حسد جائز نہیں ہے، مگر دو لوگوں کے بارے میں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن سے نوازا ہو اور وہ اس قرآن کے ذریعے دن میں بھی اور رات میں بھی قیام کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال سے نوازا ہے اور وہ اس مال کے ذریعے سے دن میں بھی اور رات میں بھی خرچ کرتا ہے۔'' (صحیح بخاری ، حدیث:73)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے دس آیات کے ساتھ قیام اللیل کیا، اُس کا نام ﴿غافلین﴾ میں نہیں لکھا جاتا۔ جس نے سو آیات کے ساتھ قیام کیا، اُس کا نام ﴿قانتین﴾ یعنی فرماں بردار لوگوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص ایک ہزار آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے اُس کا نام ﴿مُقنطِرین﴾ یعنی ثواب کے خزانے جمع کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔'' (ابو داود: حدیث: 1398)

نماز تہجد کا اہتمام کرنے والوں کے لیے جنت کے محل

نماز تہجد سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل ہوتا ہے۔ ایک مؤمن کے درجات میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسے جنت میں عالی شان اور نادر محلات عطا کیے جاتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ جنت میں ایسے (شفاف شیشوں کے) محل ہیں، جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ یہ محل اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اُن لوگوں کے لیے تیار کر رکھا ہے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، جو نرم گفتگو کرتے ہیں، جو کثرت سے نفلی روزے رکھتے ہیں، جو سلام کو عام کرتے ہیں اور جو نمازِ تہجد کا اہتمام کرتے ہیں، رات کی اُن گھڑیوں میں جب دیگر مخلوق سو رہی ہوتی ہے۔'' (جامع الترمذی ، صفة الجنة ، حديث: 2527)

نمازِ تہجد میں طویل سجدے اور کثیر ﴿تسبیح﴾ مطلوب ہے

نمازِ تہجد میں طویل سجدے اور تسبیح کی کثرت مطلوب ہے۔ سجدوں کے اندر تسبیح کے اہتمام کی رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی ہے۔ ﴿تَسبِيح﴾ دراصل اللہ کی بے عیبی کے اعتراف و اظہار کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو سورۃ الانسان میں حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا﴾ (الانسان:26)

'' اور راتوں کو اُسی کے آگے سربسجود ہو جایئے اور رات کے طویل حصے میں اُس کی ﴿تسبِیح﴾ کیے جایئے! (یعنی اُس کی بے عیبی کا اعتراف کرتے رہیے)''

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد میں، سجدوں کی طوالت پچاس (50) آیات کی تلاوت کے برابر ہوا کرتی تھی۔ (صحیح مسلم:1074) سجدوں میں مندرجہ ذیل ﴿تسبیحات﴾ کا اہتمام رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ ہمیں بھی اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى﴾ ''میں اپنے برتر رب کی بے عیبی کا اعتراف کرتا ہوں''

(صحيح مسلم ، كتاب صلاة المسافرين وقصرها حديث :1,814)

﴿سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''نہایت بے عیب اور نہایت مقدس پروردگار کی بے عیبی کا اعتراف ہے،
جو (غلطی نہ کرنے والے) فرشتوں اور اُن کے سردار جبرئیلؑ کا آقا ہے۔''

(صحیح مسلم ، کتاب صلاۃ حدیث نمبر :1,091)

● غور کیجیے! جب فرشتوں پر مشتمل اللہ کی ایک مخلوق ایسی ہے، جو غلطی نہیں کرتی اور کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرتی اور اُسی کے احکامات کی تعمیل کرتی ہے تو اُن کا خالق کس قدر بے عیب ہوگا ؟

تہجد میں خوف و طمع سے دعا کرنی چاہیے

آخرِ شب کی یہ مبارک گھڑیاں، دعاؤں کے لیے بھی نہایت موزوں ہیں۔ایسی دعائیں، جن میں ﴿اللہ کا خوف﴾ بھی ہو،اللہ کے عذاب کا خوف بھی ہو، ﴿اللہ سے طمع﴾ بھی ہو اور اللہ کی جنت کی ابدی نعمتوں کی طمع بھی ہو، دل کے کسی گوشے میں بھی اللہ کی رحمت سے مایوسی کا معمولی شائبہ تک نہ پایا جاتا ہو۔ یہ ایسی دعائیں ہیں، جن میں استکبار اور غرور بھی نہیں پایا جاتا۔ظاہر ہے، یہ اُن اہلِ ایمان ہی کو نصیب ہوسکتی ہیں، جن کے دل اللہ کی یاد سے معمور ہوتے ہیں اور جن کے سجدوں میں حمد اور تسبیح کے ترانے موجزن ہوتے ہیں۔

● ایسے ہی مومنین کے بارے میں سورۃُ السَّجدۃ میں ارشاد ہوا:

﴿اِنَّمَا يُؤْمِنُ بآيَاتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّداً

''ہماری آیات پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں، جنہیں یہ آیات سنا کر جب نصیحت کی جاتی ہے، تو ﴿سجدے﴾ میں گر پڑتے ہیں۔''

وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ ٥

''اور اپنے رب کی ﴿حمد﴾ کے ساتھ اس کی ﴿تسبیح﴾ کرتے ہیں اور ﴿تکبر﴾ نہیں کرتے،

تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"ان کی پیٹھیں، بستروں سے الگ رہتی ہیں"

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَطَمَعاً ،

"اپنے رب کو ﴿خوف﴾ اور ﴿طمع﴾ کے ساتھ پکارتے ہیں"

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴾ (السجدة :15-16)

"اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں دیا ہے، اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

● سورۃ الذّاریات اور سورۃ السّجدۃ کی ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ

(1) اہلِ ایمان کے لیے، صبح سویرے اٹھ جانا بالکل گراں نہیں ہوتا۔ وہ تہجد کے لیے اٹھ جاتے ہیں، اور ﴿خوف اور طمع﴾ کے ملے جلے جذبات کے ساتھ، اپنے رب سے دعائیں مانگتے ہیں۔

(2) نمازِ تہجد کا اہتمام کرنے والے ﴿مغرور اور متکبر﴾ نہیں ہو سکتے۔
وہ اللہ کے عاجز بندے ہوتے ہیں۔

(3) نیند سے بیدار ہو کر بستروں سے خود کو جدا کر کے وضو کرتے ہیں اور وہ تَسبِیح کے ساتھ ﴿حمد﴾ کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔
﴿حَمد﴾ اللہ کی مثبت صفات کے اظہار کا نام ہے اور ﴿تسبیح﴾ اللہ سے منسوب غلط صفات سے براءت کا اظہار ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی مخصوص دُعا میں بار بار ﴿حمد﴾ کرتے ہیں، جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

(4) راہبانہ اور درویشانہ تصور ادیان کے بالکل برعکس، خدا کے یہ نیک بندے، دل کھول کر اللہ کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔ صرف بدنی ریاضت ہی کو عبادت نہیں سمجھتے، بلکہ مالی ایثار کو بھی تقربِ الٰہی کا ذریعہ گردانتے ہیں۔ ظاہر ہے وہ شخص جو مال ہی نہیں کماتا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہتا ہے، وہ بھلا اللہ کی راہ میں کیسے خرچ کر سکتا ہے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آخرِ شب یعنی وقتِ تہجد ہر دعا قبول ہو جاتی ہے

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ فِی اللَّیلِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبدٌ مُسلِمٌ یَسأَ لُ اللّٰهَ خَیرًا مِن أَمرِ الدُّنیَا وَالآخِرَةِ إِلَّا أعطاهُ إِیَّاهُ ، وَذٰلِکَ کُلَّ لَیلَةٍ﴾

(صحیح مسلم ، صلوة المسافرین ، حدیث: 757)

"ہر رات میں ایک گھڑی ایسی ہے، جب کوئی مسلمان اللہ سے سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے دنیا اور آخرت کی وہ مطلوبہ چیز عطا کر دیتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہے۔"

معلوم ہوا کہ ہر رات کے آخری حصے میں قبولیتِ دعا کا دروازہ کھل جاتا ہے اور ہر مومن کی ہر جائز دعا قبول کی جاتی ہے۔ یہ دعا دنیا کی بھی ہو سکتی ہے اور آخرت کی بھی۔

قیام اللیل کے لیے اٹھنا، پھر اللہ تعالیٰ سے اُس وقت دعائیں اور مناجات کرنا اس لیے بھی بہت بہتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ رات کے پچھلے پہر آسمانِ دنیا (نچلے قریبی آسمان) پر تشریف لاتا ہے (جیسے اس کی شان کے لائق ہے) اور فرماتا ہے:

﴿ اَنَا الْمَلِکُ ! مَنْ ذَی الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَه‘ ؟، مَنْ ذَی الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهُ ، مَنْ ذَی الَّذِی یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَه‘ ، فَلاَ یَزَالُ کَذَالِکَ حَتّٰی یُضِیْئَ الْفَجْرُ﴾

(صحیح بخاری : 1145)

"میں بادشاہ ہوں! جو مجھے پکارے گا، میں اُس کی دعا قبول کروں گا، جو مجھ سے مانگے گا، میں اسے عطا کروں گا، جو مجھ سے بخشش طلب کرے گا، میں اُسے بخش دوں گا، اور طلوع فجر تک قبولیت کا یہی عالم رہتا ہے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رمضان میں ہم سحری کے لیے لازماً اُٹھتے ہیں۔فجر کی نماز سے پہلے ، کچھ وقت دعا اور استغفار کے لیے وقف کر دیں تو کتنی خوش نصیبی ہوگی؟

تہجد کے وقت فرشتوں کا نزول ہوتا ہے

ان مبارک گھڑیوں میں نہ صرف اللہ تعالیٰ نچلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے بلکہ اللہ کے فرشتے بھی نازل ہوتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

﴿ اَللَّيْلُ مَشْهُوْدَة" وَذٰلِکَ اَفْضَلُ ﴾ (صحیح مسلم :755)

''بلاشبہ رات کے آخری حصے کی نماز میں (فرشتوں کو) حاضر کیا جاتا ہے اور وہی افضل ہے۔''

انصار کے سردار حضرت اُسیدؓ بن حُضَیر ایک مشہور صحابی ہیں۔ایک رات وہ سورۃ البقرۃ کی تلاوت کر رہے تھے۔قریب ہی اُن کا گھوڑا تھا اور اُن کا بیٹا یحییٰ بھی۔تلاوت سے گھوڑا بدکنے لگا۔حضرت اُسیدؓ کو اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں گھوڑا اُن کے بیٹے یحییٰ کو کچل نہ دے۔آسمان کی طرف دیکھا تو انہیں بادلوں کا سائبان نظر آیا۔صبح ہوئی تو حضرت اُسیدؓ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ واقعہ سنایا۔

آپ ﷺ نے فرمایا :''یہ فرشتے تھے، جو تمہاری خوش الحانی سے قریب آگئے تھے۔اگر تم پڑھتے رہتے تو لوگ بھی ان فرشتوں کو دیکھ لیتے۔'' (صحیح بخاری ، حدیث:5,018)

وقتِ تہجد کیا کرنا چاہیے؟

قرآن وسنت سے معلوم ہوتا ہے کہ وقتِ تہجد مندرجہ ذیل اعمال کا اہتمام کرنا چاہیے۔

1۔ طویل قیام۔ نماز میں ترتیل کے ساتھ قرآءت و تلاوت۔

2۔ طویل سجدے۔سجدوں میں مسنون تسبیحات اور دعائیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

3۔ قرآن میں غور وفکر۔ تَفَقُّہ۔

4۔ دُعا۔ خوف وطمع کے جذبات کے ساتھ۔ سجدوں میں دعائیں۔

5۔ استغفار۔ احساسِ ندامت اور آرزوئے مغفرت کے ساتھ۔ رکوع وسجود میں استغفار۔

6۔ حمد۔ تعریف اور شکر۔ کثیر تعریف۔ بے عیب تعریف۔ قیام اور قومہ میں حمد۔

7۔ تسبیح۔ اللہ کی بے عیبی کا اظہار واعتراف۔ رکوع اور سجود میں تسبیح۔

8۔ استعاذہ۔ عذاب جہنم سے بچنے کی دعائیں۔ سجود میں استعاذہ۔

حضرت داودؑ کی نماز تہجد

تہجد کی اسی اہمیت اور فضیلت کے پیش نظر اللہ کے تمام رسول اور پیغمبر، آخرِ شب کی اس اہم عبادت کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کے نزدیک سب سے محبوب نماز حضرت داودؑ کی نماز ہے، اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب روزہ حضرت داودؑ کا روزہ ہے۔ حضرت داودؑ نصف رات سوتے تھے اور تہائی رات نماز پڑھتے تھے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے تھے، اسی طرح وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ رکھتے۔'' (صحیح بخاری: کتاب التھجد، باب 7، حدیث: 1,131)

نماز تہجد ہر اُمت کے خواص اور صالحین کی سنت رہی ہے

رسول اللہ ﷺ نے نماز تہجد کی تاکید کرتے ہوئے، اس کی چار (4) اہم خصوصیات گنوائی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ پچھلی تمام اُمتوں کے صالحین کی سنت ہے۔ فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ! فَاِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ ،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"قیام اللیل (یعنی نمازِ تہجد) کی پابندی کرو، کیونکہ

(1) وہ تم سے پہلے کے صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے۔

وَ هُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ،

(2) تمہارے لیے تمہارے رب کی قربت کا وسیلہ ہے۔

وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ،

(3) گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ اور

وَ مَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ (ترمذی، کتاب الدعوات، حدیث: 3,549)

(4) معاصی (گناہوں) سے روکنے والی ہے۔"

نمازِ تہجد کے لیے اپنے گھر والوں کو بھی جگانا چاہیے

نمازِ تہجد کے لیے اپنے گھر والوں کو بھی جگانا چاہیے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی ترغیب دی اور گھر والوں کے ساتھ پڑھنے کی تاکید کی۔

● حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب آدمی رات کو اٹھ کر (اپنے ساتھ) اپنی بیوی کو بھی جگاتا ہے، پھر دونوں مل کر نماز پڑھتے ہیں تو انہیں ﴿الذّٰکِرِین والذّٰاکِرَات﴾ میں لکھ دیا جاتا ہے۔"

(ابو داود: کتاب الصلاۃ. باب قیام اللیل. حدیث: 1,114)

● ﴿الذّاکِرین﴾ اور ﴿الذّاکِرات﴾ سے مراد اللہ کو یاد کرنے والے مرد و خواتین ہیں۔ اِن کا ذکر سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 35 میں ہوا ہے، ان خوش نصیبوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بیویوں کی نمازِ تہجد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی فکر مندی

رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کی نمازِ تہجد کے بارے میں بھی بہت فکر مند رہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تہجد کے وقت اللہ کے خزانے نازل ہوتے ہیں۔ (صَوَاحِبُ الحُجُرات) حجرات کی عورتوں کو (یعنی ازواجِ مطہراتؓ کو) کون بیدار کرے گا؟''

(صحیح بخاری : 1,126)

بیٹی اور داماد کی نمازِ تہجد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی فکر مندی

رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ اور داماد حضرت علیؓ بن ابی طالب کی نمازِ تہجد کے بارے میں بھی بہت فکر مند رہتے۔ ایک رات آپ اُن کے گھر گئے اور ان سے پوچھا: أ لاَ تُصَلِّیان؟ کیا تم دونوں تہجد کی نماز نہیں پڑھتے؟ (صحیح بخاری: 1,127)

صحابہؓ کی نمازِ تہجد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی فکر مندی

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کی نمازِ تہجد کے بارے میں بھی بہت فکر مند رہتے۔

نوجوان صحابی حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے فرمایا:

''اگر عبداللہ نمازِ تہجد پڑھنے لگے تو کتنا اچھا آدمی ہوگا؟'' (صحیح بخاری: 1,122)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی نمازِ تہجد کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی فکرمندی

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک صحابی کی نمازِ تہجد کے بارے میں فکرمند ہوتے ہوئے فرمایا: "فُلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا!"

﴿كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ﴾

"وہ پہلے قیام اللیل کیا کرتا تھا (یعنی تہجد پڑھتا تھا) پھر اس نے قیام اللیل چھوڑ دیا۔"

(صحیح بخاری: 1,152)

- معلوم ہوا کہ نفل عمل جب شروع کر دیا جائے تو اُس پر مستقل مزاجی کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ کو وہ عمل پسند ہے، جو مستقل ہو، اگرچہ تھوڑا ہو۔"

(صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین، حدیث: 1,830)

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تہجد

اور

سنتِ رسول ﷺ کے تقاضے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

محبت رسول اور اتباع رسول ﷺ

آگے بڑھنے سے پہلے ایک اہم بات کا تذکرہ ضروری ہے۔ ایک مومن کے لیے زندگی کے اس پُرپیچ سفر میں سب سے اہم توشہٗ آخرت، محبتِ رسولؐ اور اتباعِ رسولؐ ہے۔ نماز تہجد ہو یا کوئی اور عمل، ایک سچے اور مخلص مومن کے لیے وہ اُس وقت بہت زیادہ آسان، دلچسپ اور لذیذ ومرغوب ہوجاتا ہے جب اُس کا قلب محبتِ رسولؐ اور اتباعِ رسولؐ کے جذبے سے سرشار ہو۔ اتباع رسولؐ کے نتیجے ہی میں، اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (ال عمران:31)

”اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری (رسول اللہ ﷺ کی) پیروی اختیار کرو ، تب اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔“

- میرے عزیز بھائیو!

ہمیں اپنے اچھے اور نیک اعمال میں مسلسل بتدریج اضافہ کرتے رہنا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ یہ اعمال عین سنتِ رسول ﷺ کے مطابق ہیں۔ بدعت نہیں ہیں۔ کسی جھوٹی حدیث پر مشتمل نہیں ہیں، بلکہ صحیح اور مستند روایات پر اِن کی بنیاد ہے۔

- اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:80)

”جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی، اُس نے دراصل اللہ کی اِطاعت کی۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تہجد کا شرعی حکم

- نماز تہجد نفل ہے، فرض نہیں ہے۔ صرف پانچ وقت کی نمازیں ہی فرض ہیں۔

نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا :

﴿ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ ؟ قَالَ : لاَ ، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ ﴾

(صحیح بخاری: کتاب الشهادات، باب 26 حدیث: 2,678)

''دن اور رات میں صرف پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اُس آدمی نے پوچھا:

''کیا اس کے علاوہ بھی کچھ مجھ پر فرض ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نہیں ! اِلَّا یہ کہ تم اپنی مرضی سے کچھ نوافل پڑھ لو۔''

- نماز تہجد نفل ہے، لیکن اس امت کی قیادت اور خواصِ اُمت کے لیے یہ ایک اِضافی نصاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اُس کے صالحین کے لیے اس کا التزام ضروری ہے۔ چنانچہ رئیس التابعین حضرت حسن بصریؒ (م 110ھ) اور حضرت ابن سیرینؒ اسی کے قائل ہیں۔

نماز تہجد کا وقت

تہجد کا وقت، عشاء کے بعد سے فجر تک ہے۔ (صحیح مسلم : 736)

عشاء کی نماز کے بعد سے طلوع فجر تک، ابتداء میں، وسط شب میں، یا آخرِ شب ہر وقت یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے، لیکن آخرِ شب افضل ہے۔ خادم رسول ﷺ حضرت انسؓ فرماتے ہیں:

''ہم رات کے جس حصے میں چاہتے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھ لیتے۔''

(صحیح بخاری. کتاب التهجد .باب 11، حدیث: 1,141)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

● حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م852ھ) فرماتے ہیں:

"نبی ﷺ کی تہجد کا کوئی معین وقت نہیں تھا۔ اپنی آسانی کے لحاظ سے جب بھی آپ ﷺ نماز پڑھنا چاہتے، پڑھ لیتے۔

لیکن افضل یہ ہے کہ تہجد کی نماز، رات کے آخری تہائی حصے میں پڑھی جائے۔"

باجماعت نمازِ تہجد بھی مسنون ہے

رسول اللہ ﷺ نے نماز تہجد انفرادی طور پر بھی ادا کی ہے اور باجماعت بھی۔ نفل نمازیں باجماعت بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔ رمضان میں رسول اللہ ﷺ نے نماز تراویح باجماعت بھی ادا کی ہے اور انفرادی طور پر بھی۔ یہ دونوں سنتیں ہیں۔

● نماز تہجد کے باجماعت پڑھنے کے بارے میں صحیح احادیث میں نُصُوص موجود ہیں۔ یہ ایک ثابت شدہ سنت ہے۔ بھلا کسی ثابت شدہ سنت کو بدعت کیسے کہا جاسکتا ہے؟ نہ یہ بدعت ہے اور نہ مکروہِ تحریمی۔ نہ مکروہ تنزیہی۔ مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ فرمایئے۔

1۔ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے ساتھ باجماعت قیام اللّیل کیا۔

(صحیح بخاری: 859)

2۔ حضرت حذیفہؓ بن یمان نے رات کی نماز، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باجماعت ادا کی۔

(صحیح مسلم: 772)

3۔ حضرت انسؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ (صحیح بخاری: 860)

4۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے ساتھ بارہ (12) رکعت نفل نماز تہجد پڑھی، پھر لیٹ گئے۔ اذان ہوئی تو دو (2) رکعت ہلکی سنتِ فجر پڑھی، پھر مسجد کے لیے نکل پڑے۔

(موطا امام مالک: باب صلاۃ النبی فی الوتر، حدیث: 245)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

5۔ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں قیام اللیل کی جماعت کرائی۔

(صحیح بخاری :1,129)

6۔ نماز خسوف، نماز کسوف اور نماز استسقاء نفل نمازیں ہیں۔لیکن یہ بھی با جماعت ادا کی گئیں۔

(صحیح مسلم : 797، صحیح مسلم : 414)

- علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ، حضرت عوف بن مالکؓ ، حضرت انسؓ اُن کی والدہ ام سلیمؓ اور اُن کی خالہ ام حرامؓ کے ساتھ بھی رسول اللہ ﷺ نے با جماعت نمازِ تہجد ادا کی ہے۔ایک دفعہ حضرت عتبان بن مالکؓ اور حضرت ابو بکرؓ کی امامت کی۔ایک مرتبہ حضرت عثمان کے گھر بھی با جماعت نمازِ تہجد ادا کی۔

ان تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازِ تہجد کا با جماعت ادا کرنا بدعت نہیں ہے اور ریا کاری بھی نہیں ہے۔ یہ بات پہلے بتائی جا چکی ہے کہ بعض علماء کے نزدیک یہ نفل ہے اور بعض کے نزدیک سنتِ مؤکدہ۔انفرادی طور پر پڑھنا بہتر ہے،لیکن کسی دینی مصلحت اور تربیت کے پیشِ نظر با جماعت نمازِ تہجد کے اہتمام میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

بلاشبہ نفل کاموں کو چھپا کر کرنا بہتر اور افضل ہے لیکن یہ بات بھی صحیح نہیں ہے کہ ہر نفل کام کو لازماً چھپا کر کرنا چاہیے۔بعض اوقات ﴿اِظہار﴾ میں اجتماعی مصلحت پوشیدہ ہوتی ہے۔

قرآن نے ﴿اِظہار﴾ اور ﴿اِخفاء﴾ دونوں کی تحسین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (البقرہ :271)

”اگر تم لوگ اپنے صدقات ظاہر کر کے دو تو وہ بھی اچھا ہے
اور اگر ان کو چھپاؤ اور چپکے سے غریبوں کو دے دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

● اس قرآنی نص کے بعد کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ ہر ظاہری صدقہ، مکروہ تنزیہی ہے؟

یہ تو معلوم ہے کہ اکثر محدثین کے نزدیک نمازِ تراویح اور نمازِ تہجد ایک ہی ہیں اور صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے:

''رمضان اور غیر رمضان میں رسول اللہ ﷺ آٹھ (8) رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔''

(صحیح بخاری : 1,147)

بعض اوقات ایک شرعی نص سے ہم ایک فقہی قاعدہ مستنبط کرتے ہیں، لیکن وہ قاعدہ دوسری شرعی نص سے متصادم ہو جاتا ہے۔ باجماعت نمازِ تہجد کا بھی یہی مسئلہ ہے۔ بعض علماء نے یہ قاعدہ بنالیا کہ باجماعت نمازِ تہجد کو مکروہ تنزیہی قرار دینا چاہیے۔

نعوذ باللہ! کیا رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ عمل، مکروہ قرار دیا جائے گا؟

تحریکِ اسلامی کی ابتدائی تربیت گاہوں میں ناظمِ تربیت شیخ الحدیث مولانا عبدالغفار حسن صاحبؒ باجماعت نمازِ تہجد پڑھایا کرتے تھے۔ یہ تعلیم وتربیت کا ایک موثر مسنون علمی اور روحانی نسخہ ہے۔ پروفیسر سید محمد سلیمؒ کی روایت ہے کہ مولانا مسعود عالم ندویؒ اور مولانا عاصم الحدادؒ بھی باجماعت نمازِ تہجد ادا کیا کرتے تھے (بلکہ مصحف سے دیکھ کر تلاوت کیا کرتے تھے)۔ علمائے دیو بند میں مولانا حسین احمد مدنیؒ باجماعت نمازِ تہجد کے قائل اور عامل تھے۔ اِخوان المسلمین کی تربیت گاہوں میں اس سنت سے بھرپور فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ اسلامی تحریک کے کارکنوں میں بالعموم اور اُس کی قیادت میں بالخصوص سحر خیزی کی عادت پیدا کرنا ہر زمانے میں ضروری رہا ہے اور آج جب کہ مغربی تہذیب کا غلبہ ہے، اس کی اہمیت اور افادیت اور بڑھ گئی ہے۔ نمازِ تہجد ایک علمی اور روحانی تربیت گاہ ہے۔ اسی کے ذریعے ابتدائی مکی دور میں صحابۂ کرام کی علمی اور روحانی تربیت کی گئی۔ ہاں اپنی تہجد گزاری کا ڈھنڈورا نہیں پیٹنا چاہیے۔ یہ ریاکاری ہوگی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رات کو سوتے وقت، تہجد کے لیے اٹھنے کی نیت کر لینا چاہیے

رات کو سوتے وقت، تہجد کے لیے اٹھنے کی نیت کر لینا چاہیے، تا کہ بالفرض اگر بیدار نہ ہو سکیں تب بھی ہم ثواب سے محروم نہ ہونے پائیں۔

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص یہ نیت کر کے سو گیا کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا۔ پھر وہ سوتا ہی رہ گیا۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو اُس کے نامۂ اعمال میں وہی لکھ دیا گیا، جس کی اُس نے نیت کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اُس پر نیند کا صدقہ کر دیا۔'' (نسائی ، کتاب قیام اللیل .حدیث:1,765)

سو کر اٹھنے کے بعد، مسنون دعا کرنا چاہیے

سو کر اُٹھنے کے بعد ہمیں مندرجہ ذیل مسنون دُعا پڑھنی چاہیے۔:

﴿ اَلْحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَحیَانَا بَعدَ ما اَماتَنا وَاِلَیهِ النُّشُورُ ﴾

''اُس اللہ کی تعریف ہے، جس نے ہمیں ہماری نیند کی موت کے بعد اُٹھا دیا۔ اور اسی کی طرف دوبارہ اٹھ کر جانا ہے۔''

(صحیح بخاری کتاب الدعوات .باب 16. حدیث: 6,325)

سورۃ ال عمران کی آخری آیات کی تلاوت کرنا مسنون ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے پاس سو گیا۔ اس رات رسول اللہ ﷺ بھی انہیں کے گھر تھے۔ رسول اللہ ﷺ کچھ دیر تک اپنے گھر والوں سے گفتگو فرماتے رہے، پھر سو گئے، جب تہائی رات باقی رہ گئی، تو بیدار ہوئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور آلِ عمران کی آیات (190 تا 200) تلاوت فرمائیں:

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾

"یہاں تک کہ آپ نے سورت (آلِ عمران) ختم کردی۔" (صحیح بخاری :4,580)

● صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اٹھنے کے بعد مسواک کیا اور وضو کرتے وقت آلِ عمران کی یہ آخری آیات تلاوت فرمائیں۔

(صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب: السواک، حدیث: 376)

نمازِ تہجد کی مخصوص مسنون دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو نمازِ تہجد پڑھنے کے لیے بیدار ہوتے تو یہ مخصوص دعا فرماتے:۔

﴿اَللّٰهُمَّ لَکَ الحَمدُ ،	"اے اللہ تیرے لیے ہی حمد ہے!
أَنتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرضِ	تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے
وَمَن فِيهِنَّ	اور جو اِن کے درمیان بستے ہیں۔
وَلَکَ الحَمدُ .	تیرے لیے ہی حمد ہے!
أَنتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرضِ	تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے۔
وَمَن فِيهِنَّ ،	اور ان کے درمیان والوں کو قائم رکھنے والا ہے۔
وَ لَکَ الحَمدُ	تیرے لیے ہی حمد ہے!
أَنتَ الحَقُّ ،	تو ہی حق ہے۔
وَ وَعدُکَ الحَقُّ ،	تیرا وعدہ بھی حق ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَ لِقَاؤُکَ حَقٌّ	تیری ملاقات بھی یقینی ہے۔
وَ الجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ	جنت حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے۔
وَ النَّبِيُّونَ حَقٌّ ،	انبیاء اکرام بھی حقیقت ہیں۔
وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ ،	اور محمد ﷺ برحق ہیں ۔
وَ السَّاعَةُ حَقٌّ .	اور قیامت کا آنا بھی یقینی ہے۔
اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ	اے اللہ! میں نے تیرے لیے اپنے آپ کو یکسو کرلیا ہے
وَ بِکَ اٰمَنْتُ	تیرے اوپر ایمان لا چکا ہوں۔
وَ عَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ	اور تیرے ہی اوپر میں نے بھروسہ کرلیا ہے۔
وَ اِلَيْکَ اَنَبْتُ ،	اور میں تیری ہی طرف متوجہ ہو چکا ہوں
وَ بِکَ خَاصَمْتُ ،	میں تیرے ہی سہارے بحث کرتا ہوں،
وَ اِلَيْکَ حَاکَمْتُ	تیری طرف ہی میں اپنا مقدمہ لاتا ہوں۔
فَاغْفِرْ لِي	لہذا تو میرے ان تمام گناہوں کو معاف فرما!
مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ	جو میں نے پہلے یا بعد میں کیے۔
وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ ،	جو چھپ کر، یا علانیہ کئے ہیں۔
اَنْتَ اللّٰهُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ﴾	تو ہی اللہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

● ذرا اس دعا پر غور فرمایئے۔

کیسے جذبات ہیں؟ اللہ کی حمد بھی ہے۔ ایمان اور یقین کا اعتراف واظہار بھی ہے۔ اپنی اِنابت اور وابستگی کا اقرار بھی ہے۔ دعائے استغفار بھی ہے اور آخر میں اُلوہیت کا اِقرار واعتراف بھی۔

(صحيح بخاری . كتاب التهجد. باب نمبر 1. حديث: 1,120)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز تہجد کی مخصوص دعائے استفتاح

نماز تہجد کی ایک خاص مسنون دعائے استفتاح بھی ہے۔تکبیرِ تحریمہ اور ثناء کے بعد اور سورۃ الفاتحہ سے پہلے مندرجہ ذیل دعا پڑھنی چاہیے۔

﴿ أَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

" اے اللہ! اے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب!

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اے زمین وآسمان کے خالق! اے غیب وشہادت کے عالم!

اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

اے اللہ! تو بندوں کے اختلافی معاملات کا فیصلہ کرنے والا ہے!

اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ

اختلافی معاملات میں میری خاص برحق رہنمائی فرما!

اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴾

یقیناً تو جس کو چاہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے!"

(صحیح مسلم : کتاب صلاۃ المسافرین، حدیث: 1,811)

تہجد کی پہلی دو رکعتیں ہلکی پڑھنا چاہیے

تہجد کی پہلی دو رکعتیں ہلکی پڑھنا چاہیے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی شخص رات کو جاگے تو اسے چاہیے کہ اپنی نماز تہجد کا آغاز دو (2) ہلکی رکعتوں سے کرے" (صححیح مسلم. کتاب صلاۃ المسافرین ،باب 26، حدیث: 1,807)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان دو ہلکی رکعتوں کے بعد، طویل قیام کا اہتمام کرنا چاہیے۔

جب نیند کا غلبہ ہو تو نماز تہجد ختم کر کے سو رہنا چاہیے

جب نیند کا غلبہ ہو تو نماز تہجد ختم کر کے سو رہنا چاہیے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اٹھے اور قرآن اس سے صحیح نہ پڑھا جا رہا ہو اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے سو جانا چاہیے۔''

(صحیح مسلم. کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا .حدیث:1,836)

- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نیند کا غلبہ ہو تو فہمِ قرآن اور تَفَقُّہ فی القرآن کے تقاضے پورے نہیں کیے جا سکتے۔ ایسے میں سو جانا ہی بہتر ہے۔
- اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک نیک آدمی اپنے معمولات میں اپنی ذہنی اور جسمانی کیفیت کے مطابق ردو بدل کر سکتا ہے۔ بعض اوقات سنت کو ترک کر دینا بھی سنت ہوتا ہے۔

نماز تہجد کی رکعتوں کی تعداد

رسول اللہ ﷺ سے نماز تہجد مختلف طریقوں سے ثابت ہے۔ اس معاملے میں آپ ﷺ کی کئی سنتیں ہیں۔ اپنی جسمانی حالت، صحت اور سہولت کے مطابق کسی بھی سنت پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اور ہر ثابت شدہ مستند سنتِ رسول ﷺ کی پیروی میں ثواب ہی ثواب ہے۔ ہر ثابت شدہ مستند سنتِ رسول ﷺ پر کبھی کبھی عمل کر لینا بہتر ہے۔

- نماز تہجد کی رکعتوں کی تعداد کم از کم چار (4) اور زیادہ سے زیادہ بارہ (12) ہے۔

مندرجہ ذیل اَحادیث ملاحظہ فرمائیے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

1۔ چار رکعتیں: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں:

”آپ ﷺ کبھی چار تہجد اور تین وتر (کل سات)، کبھی چھ تہجد اور تین وتر (کل نو رکعت)، کبھی آٹھ تہجد اور تین وتر (کل گیارہ)، اور کبھی دس تہجد اور تین وتر (کل تیرہ رکعتیں) ادا کرتے۔ آپ ﷺ کی رات کی نماز، سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ کی نہیں ہوتی تھی۔“

(ابو داود : کتاب الصلاۃ: حدیث 1,155)

2۔ چھ (6)، آٹھ (8) اور دس (10) رکعتیں:

مشہور تابعی حضرت مسروق ؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے نبی ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

”فجر کی سنتوں کے علاوہ سات (7) رکعتیں، نو (9) رکعتیں اور گیارہ (11) رکعتیں (ان میں ایک وتر ہوتی تھی)۔“ (صحیح بخاری کتاب التہجد. باب 10، حدیث: 1,139)

3۔ آٹھ (8) رکعتیں: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں:

”نبی ﷺ رات کو تیرہ (13) رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ان میں سے (آٹھ رکعتیں تہجد کی ہوتیں) پانچ (5) رکعتیں وتر کی ہوتیں اور ان میں رسول اللہ ﷺ آخری رکعت سے پہلے کسی رکعت میں نہ بیٹھتے تھے۔“ یعنی ایک ہی تشہد سے پانچ رکعت وتر بیٹھے بغیر پڑھتے۔

(صحیح مسلم : کتاب صلاۃ المسافرین. حدیث : 1,720)

4۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں:

”کبھی آپ ﷺ چار طویل رکعتیں حسن و جمال کے ساتھ پڑھتے، پھر چار مزید طویل رکعتیں حسن و جمال کے ساتھ پڑھتے (اس طرح تہجد کی آٹھ رکعتیں ہو جاتیں) پھر تین رکعتیں وتر کی ادا فرماتے۔“ (صحیح بخاری . کتاب التہجد. باب 16، حدیث: 1,147)

5۔ دس (10) رکعتیں:

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عشاء کی نماز اور طلوع فجر کے درمیان گیارہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(11) رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک (1) رکعت وتر پڑھتے۔"

(صحیح مسلم. کتاب صلاۃ المسافرین .1,718,736)

6۔ دس (10) رکعتیں:

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رات کو آپ ﷺ دس (10) رکعتیں پڑھتے اور ان کے بعد (1) ایک وتر پڑھتے اور رات کے بعد فجر کی دو (2) رکعتیں ادا فرماتے۔

اس طرح کل تیرہ رکعتیں ہو جاتیں۔(10 تہجد+1 وتر + 2 فجر = 13)

﴿فَتِلْکَ ثَلاثَ عَشرَۃَ رَکْعَۃً﴾ (صحیح مسلم :738)

"کل تیرہ (13) رکعتیں ہوئیں۔"

7۔ بارہ (12) رکعتیں:

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نمازِ تہجد، کبھی تکلیف یا درد وغیرہ کی وجہ سے اگر فوت ہو جاتی تو آپ ﷺ دن میں بارہ (12) رکعتیں پڑھ لیتے۔

(صحیح مسلم : 1,744)

نماز تہجد دو دو کر کے پڑھنا بہتر اور افضل ہے

نماز تہجد دو دو کر کے پڑھنا بہتر اور افضل ہے، لیکن چار چار کر کے بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔

❁ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے نبی ﷺ سے دریافت کیا:

"رات کی نماز کیسے پڑھی جائے گی ؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"رات کی نماز دو (2) دو (2) رکعتیں ہیں،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب تمہیں صبح کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لو!"

(صحیح بخاری . کتاب التهجد. باب10،حدیث 1,137)

❁ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿صَلاَةُ اللَّيلِ مَثْنىٰ مَثْنىٰ﴾ (صحیح بخاری:990)

"رات کی نماز، دو(2) دو(2) رکعت کی صورت میں پڑھی جائے۔"

❁ صحیح مسلم کی روایت:﴿يُسَلِّمُ بَينَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ﴾ (صحیح مسلم:736)

"آپ ﷺ تہجد پڑھتے ہوئے، ہر دو رکعتوں کے درمیان میں سلام پھیرتے تھے۔"

نمازِ وتر

رات کے آخری حصے میں، نمازِ فجر کی اذان سے ذرا پہلے، نماز وتر ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔
یعنی آدمی دو دو کر کے نماز تہجد پڑھتا جائے اور آخر میں طاق تعداد میں وتر پڑھ لے۔
نمازِ وتر ایک، تین، پانچ، سات، یا نو رکعت پڑھی جا سکتی ہے۔

❁ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿الوِتْرُ رَكْعةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيلِ﴾

"وتر رات کے آخر میں ایک(1) رکعت ہے۔" (صحیح مسلم :753 , 752)

❁ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں رات کی نماز کا حکم دیا اور اس کی ترغیب دیتے ہوئے ہمیں فرمایا :

"تمہیں چاہیے کہ رات کی نماز (وتر) پڑھو، خواہ ایک(1) ہی رکعت کیوں نہ ہو!" (طبرانی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تہجد چار چار کر کے بھی پڑھی جاسکتی ہے

نمازِ تہجد دو دو رکعتوں کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے اور چار چار رکعتوں کے ساتھ بھی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

﴿ يُصَلِّي أَرْبَعًا ، فَلَا تَسأَلْ عَنْ حُسنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسأَلْ عَنْ حُسنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاثًا ﴾

(صحیح بخاری . کتاب التھجد . باب 16. حدیث: 1,147)

"پہلے آپ ﷺ چار (4) رکعت تہجد پڑھتے۔ اِن کی طوالت اور حسن و جمال کی نہ پوچھیے! پھر آپ ﷺ چار (4) رکعت مزید تہجد پڑھتے۔ اِن کی طوالت اور حسن و جمال کی نہ پوچھیے! پھر آپ تین رکعت (وتر) پڑھتے۔"

نمازِ تہجد جہری اور سرّی دونوں طرح پڑھی جاسکتی ہے

قیامُ اللّیل میں سری اور جہری قراءت دونوں طرح نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

- ایک روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

﴿رُبَّمَا أَسَرَّ وَ رُبَّمَا جَهَرَ﴾ (ابو داود: 1,437)

"بعض اوقات آپ ﷺ سری قراءت فرماتے اور بعض اوقات جہری قراءت فرماتے۔"

- حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نمازِ تہجد میں آپ ﷺ کی قراءت اتنی بلند ہوتی کہ کمرے کے اندر موجود افراد سن سکتے تھے۔
- قراءت درمیانی درجے کی آواز میں ہو تو بہتر ہے۔ رسول ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو قدرے باآواز بلند پڑھنے اور حضرت عمرؓ کو قدرے ہلکی آواز میں پڑھنے کی تاکید کی تھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تہجد میں غیر حافظ قرآن دیکھ کر بھی تلاوت کر سکتا ہے

تہجد چونکہ ایک نفل نماز ہے، فرض نہیں، اس لیے قرآن سے دیکھ کر بھی تلاوت کی جا سکتی ہے۔

﴿كَانَتْ عائشةُ ؓ يَؤُمُّهَا عَبدُ هَا ذَكوَانُ مِنَ المُصحَفِ﴾

(صحیح بخاری : کتاب الاذان ، باب امامۃ العبد والمولی، مصنف ابن ابی شیبہ)

''حضرت عائشہ ؓ کو اُن کا غلام ذکوان، مصحف سے دیکھ کر قرآن سناتا اور امامت کرتا۔''

نمازِ تہجد میں مسنون قراءت

سورۃُ الْمزمِّل کی آخری آیت ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ میں مسلمانوں کو جو تخفیف عطاء کی گئی ہے، اس کی روشنی میں آدمی اپنی سہولت کے مطابق، حسب منشا قراءت کر سکتا ہے، لیکن لمبا قیام اور تلاوت کی طوالت بہر حال بہتر اور افضل ہے۔

مندرجہ ذیل تین حدیثوں پر غور فرمایئے۔

(1) رسول اللہ ﷺ بعض اوقات، نمازِ تہجد میں اتنا طویل قیام کرتے کہ پاؤں پر ورم آ جاتا۔

(صحیح مسلم :2,819)

(2) ایک مرتبہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا۔کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿طُولُ القُنُوتِ﴾ یعنی وہ نماز، جس میں قیام لمبا ہو۔ (صحیح مسلم:1,258)

(3) اور بعض اوقات آپ ﷺ صرف ایک ہی آیت کو بار بار دہراتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

حضرت ابوذر غفاری ؓ فرماتے ہیں: ایک رات آپ ﷺ نے قیام فرمایا اور صبح تک سورۃ المائدہ کی مندرجہ ذیل آیت 118 ہی دہراتے رہے۔

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْحَكِيْمُ ﴾ (نسائی: کتاب الافتتاح ،باب تردیدالآیة ،حدیث:1,000)

”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب دینا چاہتا ہے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں ۔اور اگر تو ان کی مغفرت کرنا چاہتا ہے تو ویسے بھی تو زبردست و غالب اور صاحب حکمت و دانش ہے۔“

نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ کی طویل قراءت

نماز تہجد میں، رسول اللہ ﷺ طویل قراءت کرتے۔

رازدانِ رسول ﷺ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں:

”میں نے ایک رات آپ کے ساتھ نماز تہجد پڑھی۔آپؐ نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت شروع کی میں نے دل میں سوچا کہ سو(100) آیات کے بعد آپؐ رکوع کریں گے۔لیکن آپؐ چلتے گئے۔ میں نے خیال کیا کہ سورت ختم کر کے دم لیں گے، لیکن آپؐ پڑھتے گئے۔آپؐ نے سورۃ النساء شروع کردی، پھر سورۃ آل عمران شروع کردی۔“

(صحیح مسلم : حدیث:1,814)

نماز تہجد میں رسول اللہ ﷺ کے طویل سجدے

رسول اللہ ﷺ سے نماز تہجد میں پچاس آیتوں کی تلاوت کے برابر طویل سجدہ کرنا منقول ہے۔سجدوں میں تسبیح کے علاوہ دعائیں مانگی جاسکتی ہیں۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں :

﴿ يَسجُدُ السَّجدَةَ مِن ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقرَأُ أَحدُكُم خَمسِينَ آيَةً ﴾

(صحیح مسلم : کتاب الصلاۃ، باب 41،حدیث:1,074)

”آپ ﷺ ، تمہاری پچاس(50) آیتوں کی قراءت کے برابر طویل سجدہ کیا کرتے تھے۔“

۞ معلوم ہونا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجود میں تلاوت قرآن سے منع کیا ہے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

رکوع میں اللہ کی عظمت کے اظہار کا حکم دیا ہے، لیکن سجدوں کے بارے میں فرمایا:

﴿وَاَمَّا السُّجُودُ فَاجتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ ، فَقَمِنٌ" حَقِيقٌ" اَن يُستَجَابَ لَكُم﴾

(صحیح بخاری: 1,123)

"ہاں! سجدوں میں دعا کی کوشش کرو! تم لوگوں کی دعاؤں کی قبولیت کا حقیقی امکان ہے۔"

نمازِ تہجد میں طویل قیام اور نماز کا حسن

رسول اللہ ﷺ کی نمازِ تہجد میں حسن و جمال ہوتا۔ حضرت عائشہ؄ فرماتی ہیں:

﴿يُصَلِّي اَرْبَعًا ، فَلَا تَسأَلُ عَنْ حُسنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسأَلُ عَنْ حُسنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا﴾

(بخاری . کتاب التهجد، باب 16، حدیث: 1,147)

"پہلے آپ ﷺ چار (4) رکعت تہجد پڑھتے۔ ان کی طوالت اور حسن و جمال کی نہ پوچھیے! پھر آپ ﷺ چار رکعت مزید تہجد پڑھتے۔ ان کی طوالت اور حسن و جمال کی نہ پوچھیے پھر آپ تین (3) رکعت (وتر) پڑھتے۔"

● افسوس! آج کل ہم تعداد (quantity) کا زیادہ خیال کرتے ہیں، لیکن معیار (quality) کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہماری نمازیں سنت کے مطابق نہیں ہوتیں۔ اس لیے ان میں اِنابت، خشوع، خضوع، اِخبات، توجہ اور التفات کی کمی ہوتی ہے۔ اس کے لیے ہمیں دو چیزیں کرنی پڑیں گی۔ محبتِ رسول ﷺ اور اتباعِ رسول ﷺ کا جذبہ پیدا کرنا ہوگا اور سخت محنت کرنی ہوگی۔ ہمیں اگر نماز کو بہتر بنانے کا احساس ہو جائے تو کچھ عرصے میں ہماری نماز بھی منزلِ احسان تک پہنچ سکتی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تہجد میں تَفَقُّه في القرآن

مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن عباسؓ سورۃُ المزّمّل میں نمازِ تہجد کے بارے میں وارد الفاظ ﴿وَاَقْوَمُ قِيلاً﴾ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

﴿ اَجدَرُ اَن يَفقَهَ فِي القُرآنَ ﴾

(ابوداود ، کتاب الصلاۃ ، حدیث:1,109)

"(تہجد میں تلاوت) قرآن میں تَفَقُّه اور غور وفکر کے لیے زیادہ مناسب اور موزوں ہے۔"

حتی المقدور تہجد کی نماز پر پابندی کرنا چاہیے

تہجد ایک نفل عبادت ہے۔اسے معمول بنالینا چاہیے اور اسے شوق ورغبت سے ادا کرنا چاہیے۔ طبیعت اگر ناساز ہو، کمزوری ہو یا کوئی اور مجبوری ہو تو اس میں تخفیف کر لینی چاہیے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

"تم اتنا ہی عمل کرو، جتنے کی تم اپنے اندر طاقت پاتے ہو۔اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اکتاتا، جب تک تم خود نہیں اُکتا جاتے۔"

(صحیح بخاری . کتاب التہجد . باب 18، حدیث : 451)

نمازِ تہجد کی قضاء

جو خوش نصیب شخص اس نفل پر متواتر عمل کر رہا ہے، کسی وجہ سے اگر اُس سے کبھی تہجد چھوٹ جائے تو دن میں اس کی وہ تلافی کر لے۔

"رسول اللہ ﷺ کی نمازِ تہجد، کبھی کسی تکلیف وغیرہ کی وجہ سے فوت ہو جاتی تو آپ ﷺ دن میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بارہ (12) رکعتیں پڑھ لیتے۔" (صحیح مسلم :1,744)

نمازِ تہجد میں آدابِ قراءت وتلاوت

نمازِ تہجد میں قرآن کی تلاوت کے مندرجہ ذیل آداب ہیں۔

(1) نمازِ تہجد میں قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

(2) قرآن کے ہر لفظ اور ہر حرف کو واضح کر کے پڑھنا چاہیے۔

(3) ہر آیت کے بعد رکنا چاہیے۔

(4) ہر آیت کے آخری لفظ کو کھینچ کر پڑھنا چاہیے۔

(5) قرآن میں حمد یا تسبیح یا استعاذے کا حکم دیا گیا ہو تو اُس کا جواب دینا چاہیے۔

(6) اللہ کے کلام سے متاثر ہو کر اللہ کے خوف سے رونا چاہیے۔

قرآن اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے

نمازِ تہجد میں جلدی جلدی اور تیز تیز قرآن پڑھنا نامناسب ہے۔ قرآن حکم دیتا ہے:

﴿ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ﴾ (المزمل :4)

"اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر اہتمام کے ساتھ پڑھا کرو! ۔"

قرآن کے ہر لفظ کو واضح کر کے پڑھنا چاہیے

حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ رسول اللہ ﷺ کی قراءت کی خصوصیات بیان فرماتی ہیں:

﴿ اَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ حَرفاً حَرفاً ﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"رسول اللہ ﷺ ایک ایک حرف کو واضح کر کے پڑھا کرتے تھے۔"

(ترمذی، کتاب القراء ت، حدیث:2,927)

ہر آیت کے بعد رکنا چاہئے اور آخری لفظ کو کھینچ کر پڑھنا چاہیے

حضرت ام المؤمنین ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں :

"رسول اللہ ﷺ ایک ایک آیت کو الگ الگ پڑھتے اور ہر آیت پر ٹھہرتے۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ پڑھ کر رک جاتے۔

پھر ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ پر ٹھہرتے۔

اس کے بعد رک کر ﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ کہتے۔"

(ابو داود . کتاب الحروف والقراء ۃ . حدیث:3,487)

کاش ہمارے امام، ہمارے حافظ اور ہمارے خطیب اس سنتِ رسول ﷺ پر عمل کرنے لگیں!

تسبیح، استعاذہ اور دعا کے موقع پر جواب دینا چاہیے

● حضرت حذیفہ بن یمان ؓ فرماتے ہیں :

"ایک مرتبہ رات کو میں نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا تو دیکھا کہ آپ ﷺ ﴿تسبیح﴾ کے موقع پر ﴿تسبیح﴾ فرماتے۔ ﴿دعا﴾ کے موقع پر ﴿دعا﴾ کرتے اور ﴿استعاذہ﴾ کے موقع پر پناہ مانگتے۔"

(صحیح مسلم . حدیث:772)

● سورۃ التین کی آخری آیت ﴿ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ ؟ ﴾ کے سوال پر آپ ﷺ جواب دیتے: ﴿ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''ہاں! ہاں کیوں نہیں! میں اُن لوگوں میں سے ہوں، جو تیرے اَحکَمِ الحَاکِمِینَ ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔'' (ترمذی ، حدیث :3,270)

● سورۃ القیامہ کی آخری آیت کے سوال پر آپ ﷺ جواب دیتے:

﴿ سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ فَبَلیٰ ﴾ (ابن ابی حاتم)

نمازِ تہجد میں رسول اللہ ﷺ کی آہ و بکا

● رسول اللہ ﷺ نماز میں روتے۔ حضرت عبداللہ بن شخیرؓ کہتے ہیں۔''میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ ﷺ کے سینے سے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں، جیسے پکتی ہوئی ہنڈیا سے آواز آتی ہے۔'' (نسائی: کتاب السھو، حدیث: 1199)

● ایک اور روایت میں ہے۔ حضرت عبداللہؓ بن شخیر فرماتے ہیں :

﴿یُصَلِّی وَ فِی صَدرِہٖ اَزِیز" کَاَزِیزِ الرَّحیٰ مِنَ البُکَاءِ﴾

''آپ ﷺ نماز پڑھتے، اور آپ ﷺ کے سینے سے رونے کے سبب، اُبلتی ہوئی ہانڈی کی طرح آواز آتی۔'' (ابو داود: باب البکاء ، حدیث: 799/1)

رسول اللہ ﷺ کی سماعتِ قرآن اور آہ و بکا

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو قرآن سنانے کا حکم دیا۔ انہوں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی۔ جب آیت نمبر 41 پر پہنچے، جس میں کہا گیا تھا:

﴿فَکَیفَ اِذَا جِئنَا مِن کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیدٍ وَّجِئنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیدًا ﴾

''اُس وقت کیا حال ہوگا؟ جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ اٹھائیں گے۔ اور اے محمدؐ! ہم آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو، آپؐ کی قوم کے خلاف گواہ بنا کر لائیں گے۔"

تو آپؐ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا: "عبداللہ بس کرو!

اور اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، حدیث:4,582)

غزوۃ البدر کی رات میں رسول اللہ ﷺ کی نمازِ تہجد

غزوۂ بدر تاریخ اسلام کی ایک فیصلہ کن جنگ تھی۔ جس میں 70 کفار مارے گئے، جن میں ابوجہل، امیہ بن خلف جیسے سردار بھی شامل تھے۔ اس رات آپ ﷺ نے رو رو کر نماز تہجد میں دعا مانگی۔ یہ قبول ہوئی۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: "غزوۂ بدر کے دن ہم میں مقدادؓ بن اسود کے سوا کوئی اور نہ تھا اور رات کو رسول اللہ ﷺ کے علاوہ **قیامُ اللّیل** کرنے والا نہ تھا۔ آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے نماز تہجد پڑھ رہے تھے اور رو رہے تھے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔" (صحیح ابن حبان)

اس واقعے میں ہمارے فوجی حکمرانوں اور سپہ سالاروں کے لیے سبق ہے۔ فتح کا دارومدار دنیاوی اسباب کے علاوہ، مومن کی اِنابت، اللہ تعالیٰ سے اس کے تعلق اور تائید الٰہی پر ہے۔

انبیاء کی آہ و بکا

قرآنِ مجید میں انعام یافتہ انبیاء کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ﴿رحمٰن کی آیات﴾ کو سن کر روتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے تھے۔ سورۃ مریم میں ہے:

"یہ وہ پیغمبر ہیں، جن پر اللہ نے انعام فرمایا۔ آدمؑ کی اولاد میں سے، اور اُن لوگوں کی نسل سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا، اور ابراہیمؑ کی نسل سے اور اسرائیلؑ (یعقوبؑ) کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نسل سے۔اور یہ ان لوگوں میں سے تھے، جن کو ہم نے ہدایت بخشی اور برگزیدہ کیا۔ اِن کا حال یہ تھا کہ ﴿اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا﴾ جب رحمٰن کی آیات، ان لوگوں کو سنائی جاتیں تو روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے تھے۔" (مریم :58)

علماء کی آہ و بکا

وہ لوگ جنہیں اللہ کی طرف سے علم عطا کیا جاتا ہے، وہ بھی اللہ کی آیات کو سن کر رو پڑتے ہیں۔سورۃ بنی اسرائیل کی آیات 107 تا 109 میں ارشاد ہوا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا﴾

"جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے، انہیں جب اللہ کی آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں۔" (بنی اسرائیل :107)

﴿وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا﴾

اور پکار اٹھتے ہیں: "پاک ہے ہمارا رب! اس کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا۔" (بنی اسرائیل :108)

﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾

"اور وہ منہ کے بل روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور انہیں سن کر اُن کا خشوع اور بڑھ جاتا ہے۔"

(بنی اسرائیل :109)

حضرت ابوبکرؓ کی قراءت اور آہ و بکا

اسلامی قیادت کے لیے قرآن کا نصاب کیا ہے؟ یہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکرؓ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی ابتدائی مکی زندگی کے احوال سے معلوم کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے گھر میں ایک مسجد بنالی تھی۔ آپؓ یہاں نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے۔

حضرت ابوبکرؓ دورانِ تلاوت بہت روتے۔ مشرکینِ مکہ کے بچے اور عورتیں بھی جمع ہو جاتیں۔ یہ بات سردارانِ قریش کو ناگوار گزری اور انہوں نے منع کرنے کی تدبیریں کیں۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب ،حدیث:3,905)

حضرت عمرؓ کی قراءت اور آہ وبکا

- حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ سورۃ الطور کی تلاوت شروع کی جب ساتویں آیت

﴿ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِع" ﴾

"یقیناً آپ کے رب کا عذاب واقع ہوکر رہے گا۔"

پر پہنچے تو بہت روئے۔ بلکہ بیمار ہوگئے۔ یہاں تک کہ لوگ آپ کی عیادت کے لیے آنے لگے۔

(الجواب الکافی لامام ابن القیمؒ الجوزیۃ)

- حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد حضرت عمر بن خطابؓ کی نمازِ تہجد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وہ توفیقِ الٰہی کے مطابق رات کو نماز پڑھتے تھے اور رات کے آخری حصے میں (فجر کی اذان سے پہلے) وقتِ تہجد گھر والوں کو نماز کے لیے اٹھاتے اور قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کرتے۔"

﴿ وَامُر اَهلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصطَبِر عَلَیهَا ، لَا نَسئَلُکَ رِزقًا ، نَحنُ نَرزُقُکَ وَالعَاقِبَۃُ لِلتَّقوٰی ﴾

"اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی اس پر ڈٹ جایئے۔ ہم آپ سے رزق کا مطالبہ نہیں کرتے۔ رزق تو ہم ہی آپ کو دیتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ بہترین انجام متقین کا ہوگا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خشیتِ الٰہی کا تاثر دینے والی قراءت

مسنون قراءتِ قرآن کا تقاضا یہ بھی ہے کہ نمازِ تہجد میں، یا کسی اور موقع پر قراءت ہو تو ایسی ہو کہ سننے والا محسوس کرے کہ قاری میں اللہ کی خشیت موجود ہے۔

● حسنِ قراءت محض ایک فن کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ کلام الٰہی کو جذب کرنے کا نام ہے اور اس فن کی معراج یہی ہے کہ دورانِ قراءت اس کے قلب پر خشیتِ الٰہی کا غلبہ ہو۔

● حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ صَوتًا بِالْقُرانِ الَّذِی اِذَا سَمِعْتُمُوْهُ یَقْرَأُ حَسِبْتُمُوْهُ یَخشَی اللّٰهَ ﴾

”یقیناً لوگوں میں قراءت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص وہ قاری ہے، جسے تم قرآن پڑھتے سنو تو محسوس کرو کہ وہ اللہ کی خشیت سے معمور ہے“

(ابن ماجہ ، کتاب اقامۃ الصلاۃ ،حدیث: 1,101)

● اس حدیث کی روشنی میں ہم آج کے قاری حضرات کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ یہ حافظ اور قاری نہ تو قرآن سناتے ہوئے روتے ہیں اور نہ ان پر اللہ کی خشیت کے کوئی آثار نظر آتے ہیں۔

سیاسی عہدے اور علمِ قرآن

اسلامی ریاست میں اہم سیاسی اور انتظامی مناصب اُن لوگوں کو دیے جاتے ہیں، جو قرآن کا عمیق علم رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان ؓ بن ابی العاص الثقفی (م 51ھ) کو طائف کا گورنر بنا دیا تھا، حالانکہ وہ اہلِ طائف کے وفد میں سب سے کم عمر تھے۔ وجہ یہ تھی کہ وہ سورۃ البقرۃ کے عالم تھے۔ (البیہقی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ عہدہ عمر کی بنیاد پر نہیں، قرآن کے علم کی بنیاد پر دیا گیا تھا۔

حضرت عمرؓ کی مجلس شوریٰ کی اہلیت

اسلامی ریاست کی مجلس شوریٰ کی اہلیت میں بھی قرآن کے علم کو ترجیح دی جاتی ہے۔لوگوں کا علم دیکھا جاتا ہے، عمر نہیں دیکھی جاتی۔

حضرت عبداللہؓ بن عباس کہتے ہیں:

﴿كَانَ الْقُرَّاءُ اَصحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ، وَمُشَاوَرَتِهٖ كُهُولًا كَانُوا وَ شُبَّانًا﴾

''حضرت عمرؓ کی مجلس شوریٰ، قرآن کے علما پر مشتمل ہوتی۔

اور اُن کی مشاورت میں بوڑھے بھی ہوتے اور جوان بھی۔''

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، حدیث:4,642)

یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ کیا آج اسلامی حکومتوں کی کابینہ کے افراد کے لیے علمِ قرآن اور فہمِ قرآن بھی کوئی معیار ہے؟

عصرِ حاضر کی قیادت

مندرجہ بالا تعلیمات کی روشنی میں آج اُمتِ مسلمہ کی قیادت پر نظر ڈالیے۔

قیادت سے ہماری مراد صرف سیاسی قیادت نہیں ہے، بلکہ عسکری قیادت بھی ہے، دینی قیادت بھی ہے، اقتصادی اور سماجی قیادت بھی ہے، سائنس دان اور ڈاکٹر بھی ہیں، ادیب شاعر اور صحافی بھی ہیں اور الیکٹرانک میڈیا کے بااثر افراد بھی ہیں۔

کیا یہ عربی زبان سے واقف ہیں؟ کیا یہ قرآن سمجھ سکتے ہیں؟ کیا یہ نمازِ تہجد میں سماعت کے ذریعے قرآن فہمی حاصل کرتے ہیں؟ کیا قرآن میں غور وفکر سے کام لیتے ہیں؟ کیا قرآن سن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر اور پڑھ کر روتے ہیں؟

علامہ اقبالؒ نے یوں ہی نہیں کہہ دیا۔

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا ، بے آہ سحر گاہی

اُمتِ مسلمہ کا عروج وزوال قرآن سے وابستہ ہے۔عام لوگوں کا مستقبل، قیادت پر منحصر ہے اور عام مسلمانوں کی ترقی، ایسی مسلم قیادت پر موقوف ہے، جو قرآن کا عمیق فہم رکھتی ہو۔

عام مسلمان کا نصاب:

عام مسلمان کا نصاب، اسلامی قیادت کے نصاب سے مختلف ہوتا ہے۔حضرت ابوبکرؓ ، حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا نصاب پورا قرآن اور تمام احادیثِ رسول ﷺ ہیں۔بخاری ومسلم میں ایک متفق علیہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے نقل ہوئی ہے۔ ایک بدوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کسی ایسے عمل کی رہنمائی فرمائیے، جسے میں کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔آپ ﷺ نے جواب دیا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھیراؤ۔فرض نمازیں ادا کرو! فرض زکاۃ ادا کرو! رمضان کے روزے رکھو! دیہاتی کہنے لگا: ”اُس اللہ کی قسم ! جس کے قبضے میں میری جان ہے۔

﴿ لاَ اَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلاَ اَنقُصُ مِنهُ ﴾

”نہ میں اس میں کوئی اضافہ کروں گا اور نہ کوئی کمی کروں گا۔“

جب وہ شخص پلٹ کر جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص پسند کرتا ہے کہ کسی جنتی کو دیکھے تو وہ اس (دیہاتی) کو دیکھ لے۔“ (متفق علیہ)

● یہ ایک عام آدمی اور دیہاتی آدمی تھا اور جنتی آدمی تھا، اُس کے فہم اور اُس کی صلاحیتوں اور اُس کی ذمہ داریوں کے مطابق اس پر بوجھ ڈالا گیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قیادت کا نصاب:

قائد، عام آدمی نہیں ہوتا۔اس کی ذمہ داریاں زیادہ ہوتی ہیں۔اس لیے اس کے اوصاف بھی مختلف ہوتے ہیں۔

خلیفۃ المسلمین کی بیعت، کتاب وسنت کی پیروی کی شرط پر کی جاتی ہے۔

اسلامی جج اور قاضی کا نصاب، قرآن وسنت کے تمام قانونی اور آئینی احکام ہوں گے۔

اسلامی سپہ سالار کا نصاب، قرآن وسنت کے تمام احکام صلح و جنگ ہوں گے۔

اسلامی ماہرین معاشیات کا نصاب، قرآن وسنت کے تمام احکامِ اقتصاد ہوں گے۔

اِسی طرح دیگر شعبہ جات کے ماہرین کو قیاس کر لیجیے۔

ابتدائی ایام میں تہجد اور بعد میں تخفیفی حکم

نبی کریم ﷺ کی ابتدائی مکی زندگی میں، ابتدائی بارہ سال تک پنج وقتہ نماز فرض نہیں ہوئی تھی۔ پنج وقتہ نماز رجب بارہ نبوی میں معراج کے موقع پر فرض کی گئی۔تہجد کا ابتدائی حکم غالباً آغازِ نبوت یا دو نبوی میں نازل ہوا، جب تک قرآن کی بیشتر چھوٹی سورتیں نازل ہو چکی تھیں۔

مشہور تابعی حضرت سعید بن جبیرؒ کی روایت کے مطابق سورۃُ المُزَّمِّل میں نمازِ تہجد کے ابتدائی حکم کے دس سال بعد آخری آیت نمبر 20 میں، نمازِ تہجد کا آخری تخفیفی حکم نازل کیا گیا۔

ابتداء میں نصف شب تک، یا نصف شب سے کچھ کم، یا نصف شب سے کچھ زیادہ طویل قیام اللیل کا حکم دیا گیا تھا۔چنانچہ قرآن حکم دیتا ہے۔

﴿قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۝ نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۝ اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ﴾

(المزمل:2 تا4)

”رات کو نماز میں کھڑے رہا کیجیے مگر کم ! آدھی رات، یا اس سے کچھ کم کر لیجیے، یا اس پر کچھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زیادہ بڑھا لیجیے۔"

لیکن بعد میں مندرجہ ذیل حکم دیا گیا اور تخفیف کر دی گئی۔

﴿ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴾ (المزمل:20)

"اب جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو، بلا شبہ اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں کچھ مریض ہوں گے، کچھ دوسرے لوگ اللہ کے فضل کی تلاش میں سفر کرتے ہیں، اور کچھ اور لوگ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔"

اب ہمیں نمازِ تہجد میں آسانی سے جو کچھ قرآن پڑھا جا سکتا ہے، پڑھنے کا حکم ہے۔

قرآن نے تخفیف کی مندرجہ ذیل تین (3) وجوہات بھی بیان کی ہیں۔

(1) نمازِ تہجد میں، مریضوں کی جسمانی حالت کی رعایت کرتے ہوئے تخفیف کی گئی ہے۔

(2) رزقِ حلال کی تلاش کرنے والوں کی رعایت کرتے ہوئے تخفیف کی گئی ہے۔

(3) نمازِ تہجد میں، مجاہدین کی جہادی مصروفیات کی رعایت کرتے ہوئے تخفیف کی گئی ہے۔

- معلوم ہوا کہ مومن اپنے نفلی معاملات میں حالات کے مطابق رد و بدل کر سکتے ہیں۔ یہ لچک اسلام کی شناخت ہے اور قرآن و سنت کے مزاج کے عین مطابق ہے۔

سب سے آخر میں وتر پڑھی جائے

تہجد کی نماز کے آخر میں، جب آپ دیکھیں کہ فجر کی اذان ہونے ہی والی ہے تو طاق تعداد میں (1، 3، 5، 7 یا 9 رکعت) وتر کی نماز ادا کر لیجیے۔ ایک رات میں دو (2) مرتبہ وتر کی نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔ (نسائی: کتاب قیام اللیل، حدیث: 1,661)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَ تَحتِي نُوراً	میرے نیچے روشنی کردے!
وَ اَمَامِي نُوراً	میرے آگے روشنی کردے!
وَ خَلفِي نُوراً	میرے پیچھے روشنی کردے!
وَ اجعَل لِي نُوراً	میرے لیے روشنی کردے!
وَعَصَبِي نُوراً	میرے اعصاب میں نور پیدا کردے!
وَ لَحمِي نُوراً	میرے گوشت میں روشنی کردے!
وَ دَمِي نُوراً	میرے خون میں روشنی کردے!
وَ شَعرِي نُوراً	میرے بالوں میں نور پیدا کردے!
وَ بَشرِي نُوراً	اور میری جلد میں روشنی کردے!

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات ،حدیث:6,316)

رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا اِنَّكَ اَنتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ

وَ تُب عَلَينَا اِنَّكَ اَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی کتابوں کا مختصر تعارف

1۔ **قواعدِ زبانِ قرآن (حصہ اوّل):**

خلیل الرحمٰن چشتی صاحب کی قواعدِ زبانِ قرآن (اول و دوم) کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، نہایت ہی کم وقت میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے، جبکہ کتاب دو ضخیم جلدوں پر یعنی ہر جلد تقریباً آٹھ سو (800) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں عربی کے قواعد بیان کرنے کے بعد، کثرت سے قرآنی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

یہ اللہ کے کلام کی برکت ہے اور اللہ کے کلام کو سمجھنے کے لیے تعلیم یافتہ افراد میں پایا جانے والا شوقِ بے پایاں ہے۔ نئی زبان کو سیکھنا آسان کام نہیں ہے۔ گرائمر یعنی قواعد ایک خشک موضوع ہے۔ اس کتاب کی ترتیب میں مرتب نے قواعد کی تمام پرانی کتابوں کو پیش نظر رکھا ہے اور ان سب سے استفادہ کیا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ کے شاگرد مولانا خالد مسعودؒ نے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کی یہ خصوصیت بتائی ہے کہ مرتب نے طالب علم کی توجہ صرف اسی نکتے پر مرکوز رکھی ہے، جو وہ اسے پڑھانا چاہتا ہے۔ مرتب کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ نکتہ، وہ قاعدہ اور وہ کلیہ پوری طرح گرفت میں آجائے۔ مثالوں کی کثرت سے اس میں بڑی مدد ملتی ہے۔ حافظِ قرآن کے لیے تو یہ کتاب اکسیر ہے۔ تھوڑی سی محنت کرلے تو وہ تمام قواعد پر دسترس حاصل کر سکتا ہے۔ مرتب کے پیش نظر جدید تعلیم یافتہ افراد اور بالغ مبتدی ہیں۔

یہ کتاب بنیادی طور پر انہی کے لیے مفید ہے، لیکن دینی مدارس کے طلبہ بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔

2۔ **قواعدِ زبانِ قرآن (حصہ دوم):**

قواعدِ زبانِ قرآن حصہ دوم میں، ثلاثی مزید کے بارہ (12) ابواب میں ہر باب کی سات سات قسمیں، کئی کئی قرآنی مثالوں کے ساتھ کھول دی گئی ہیں اور حروف پر بحث کی گئی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اردو زبان میں ہماری معلومات کی حد تک یہ پہلی مفصل کوشش ہے۔

3۔ قرآنی سورتوں کا نظمِ جلی:

اس کتاب میں قرآن کی تمام ایک سو چودہ (114) سورتوں کا نظمِ جلی (Macro-Structure) بیان کیا گیا ہے۔ ہر سورۃ کے مضامین کو مختلف پیراگرافوں میں تقسیم کر کے مرکزی مضمون کی وضاحت کی گئی ہے۔ سب سے پہلے سورت کے زمانۂ نزول کا تعین صحیح احادیث اور خود قرآن کی داخلی شہادتوں کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ صحیح احادیث کی روشنی میں بعض سورتوں کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ پچھلی سورت اور اگلی سورت سے کتابی ربط کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہر سورت کے اہم اور کلیدی الفاظ اور مضامین کو کھولا گیا ہے ہر پیراگراف کا مختصر خلاصہ پیش کر کے آخر میں سورت کے مرکزی مضمون پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

4۔ آسان اُصول تفسیر:

قرآن فہمی کے سلسلے میں بعض اساتذہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کا مقدمہ پڑھاتے ہیں، دوسری طرف ﴿الفوز الکبیر﴾ میں بیان کردہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کے اُصول کا خلاصہ پیش کرتے ہیں، تیسری طرف بعض اساتذہ نظمِ قرآن کے حوالے سے مولانا حمید الدین فراہیؒ کے اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہیں اور چوتھے مولانا سید ابو الاعلی مودودیؒ نے چار بنیادی اصطلاحوں اور تفہیم القرآن میں تفسیر کا جو نیا منہج اختیار کیا ہے، وہ بھی پیش نظر رکھتے ہیں، جس سے صحیح عقیدے اور اتباعِ سنت رسول اللہ ﷺ کے علاوہ، قرآن کا سماجی، سیاسی اور معاشی شعور بھی حاصل ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا چار بزرگوں کے اُصولوں کو جمع کر کے یہ رسالہ ﴿آسان اُصولِ تفسیر﴾ مرتب کیا گیا ہے اور مثالیں دی گئی ہیں تاکہ قرآن کا طالبِ علم بڑی بڑی غلطیوں سے بچ سکے۔

5۔ درسِ قرآن کی تیاری کیسے؟

قرآن فہمی کے حوالے سے، ﴿قواعدِ زبانِ قرآن﴾ کے علاوہ، خلیل الرحمن چشتی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی دوسری اہم کتاب ﴿درسِ قرآن کی تیاری کیسے ؟﴾ ہے۔ الحمد للہ اس کتاب کو بھی عوامی مقبولیت حاصل ہوئی اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ کسی مخصوص سورت کا درس دینا ہو، یا کسی موضوع پر قرآنی درس دینا ہو، دونوں سورتوں میں مدرس قرآن کے لیے یہ کتاب مفید ہے۔ چند مشہور اردو تفاسیر کا تعارف کرایا گیا ہے اور مدرس کے لیے معاون کتابوں کی رہنمائی بھی کی گئی ہے۔

6۔ سورۃ یس:

قرآنی سورتوں کے نظمِ جلی (Macro-Structure) اور نظمِ خفیف (Micro-Structure) کے تعارف کے لیے بطورِ مثال ﴿سورۃ یس﴾ کی تفسیر شائع کی گئی ہے، جو کورسز کے دوران میں پڑھائی جاتی ہے۔ چونسٹھ (64) صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ، سورت کے مرکزی مضمون، سورت کی صوتیات، سورت کی جلالی فضا، سورت کے مضامین اور سورت کی بلاغت پر بحث کرتا ہے۔ عربی متن کے ساتھ ترجمہ بین السطور ہے، درمیان میں عنوانات دے دیے گئے ہیں، تاکہ طالبِ علم مضامین کو بھی ساتھ ساتھ ذہن نشین کرتا جائے۔

7۔ قیادت اور ہلاکتِ اقوام:

فہم قرآن کے حوالے سے خلیل الرحمن چشتی صاحب کی ایک اور اہم کتاب ﴿قیادت اور ہلاکتِ اقوام﴾ ہے۔ جو لوگ توجہ سے اس کتاب کو پڑھیں گے، وہ قرآنِ مجید سے جدید دور کے مسائل کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کرنے کے فن سے ان شاء اللہ آشنا ہو جائیں گے۔

دو سو (200) صفحات پر مشتمل یہ کتاب سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عدل پر روشنی ڈالتی ہے، پھر مختلف قوموں کی ہلاکت کی تاریخ بیان کرتی ہے، پھر ہلاکت کے بیس (20) سے زیادہ اسباب پر روشنی ڈالتی ہے۔ ہلاکت کے اصول، ہلاکت کے مقاصد اور ہلاکت کا طریقہ کار بیان کرنے کے بعد مسلم قیادت کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں قیادت کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے۔

8۔ حدیث کی اہمیت اور ضرورت:

اُصول حدیث اور اصطلاحاتِ حدیث بھی ایک ادق مضمون ہے۔ صحیح حدیث کی تعریف کیا ہے ؟ حسن کسے کہتے ہیں ؟ ضعیف کی کتنی قسمیں ہیں ۔ موضوع (Fabricated) احادیث کیا ہوتی ہے ؟ یہ کتاب ان سب کی وضاحت کرتی ہے۔ روایت احادیث کے سلاسل کو سمجھنا بھی ایک مبتدی کے لیے دشوار مرحلہ ہوتا ہے۔ اس فن کو بھی آسان کرنے کے لیے یہ کتاب ﴿حدیث کی اہمیت اور ضرورت﴾ مرتب کی گئی ہے۔

الحمد للہ اس کتاب کے بھی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور کئی مدارس کے نصاب میں بھی یہ کتاب شامل کر لی گئی ہے۔ انگریزی اور سندھی میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ سلاسلِ احادیث کو سمجھنے کے لیے آسان چارٹ بنا دیے گئے ہیں، تاکہ کتب مشہورہ کے راویوں سے لے کر رسول اللہ تک سند کے اتصال کو واضح کیا جائے۔ صحابہؓ تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور تبع تبع تابعینؒ اور دیگر مشہور محدثین کا اختصار سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ منکرینِ حدیث کے چند مشہور اور بنیادی اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ تین سو چوراسی (384) صفحات پر مشتمل دسواں ایڈیشن جدید اضافوں سے مزین ہے۔ مہران اکیڈمی شکار پور، سندھ نے اس کتاب کا سندھی ترجمہ بھی شائع کر دیا ہے۔ انگریزی ترجمہ امریکہ اور کنیڈا میں مقبول ہے۔

9۔ معارفِ نبوی ﷺ:

حفظ کے مقصد کے تحت پانچ سو (500) سے زائد مختصر احادیث کا مجموعہ ﴿معارفِ نبوی ﷺ﴾ کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث مختصر ہوں اور متنوع ہوں، تاکہ دین کا مجموعی نظام سامنے آجائے۔ اسلام، ایمان، وحی، علم، دعوت و تبلیغ، ارکانِ اسلام، احسان، اذکار واوراد، معاشرت، اخلاقیات، معاملات، اجتماعیت، سمع وطاعت، امیر اور مامور کے فرائض، شورائیت اور جہاد کے موضوعات پر مبنی یہ کتاب تقریباً چار سو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(400) صفحات پر مشتمل ہے۔ عربی متن کی کتابت کرائی گئی ہے۔ اردو کے علاوہ انگریزی ترجمہ بھی کتاب کی زینت ہے۔ عام مسلمانوں کے علاوہ اردو میڈیم اور انگریزی میڈیم کے طلباء دونوں اس سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ احادیث کی تخریج کرکے مکمل حوالے دیے گئے ہیں۔ نوجوانوں کے لیے یہ کتاب نہایت مفید ہے، وہ ان چھوٹی چھوٹی حدیثوں کو زبانی یاد کرکے رسول اور آپ کی سنتوں سے محبت قائم کرسکتے ہیں۔

10۔ توحید اور شرک کی مختلف قسمیں:

عقیدۂ توحید پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی۔ اسلام کے نزدیک یہ وہ بنیادی عقیدہ ہے، جس کے بغیر کوئی انسان جنت میں داخل ہی نہیں ہوسکتا ہے۔ اس موضوع پر حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اور شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی کتابیں دنیا میں بہت مشہور ہوئیں۔ دو سو (200) صفحات پر مشتمل یہ کتاب ﴿توحید اور شرک کی مختلف قسمیں﴾ اس لحاظ سے بہت ہی منفرد ہے کہ اس میں بنیادی طور پر قرآن مجید کی محکم آیات کی روشنی میں، توحیدِ ذات، توحیدِ اسماء وصفات، توحیدِ تنزیہہ، توحید صفتِ علم، توحیدِ صفتِ اختیار، توحیدِ اُلوہیت، توحیدِ ربوبیت، توحید دعاء، توحیدِ استغفار اور توحید تشریع یعنی توحیدِ حاکمیت پر مفصل بحث کرکے اس کے مقابل شرک کی مختلف قسموں کی وضاحت کی گئی ہے۔ جدید ایڈیشن میں مزید اضافے کیے گئے ہیں۔

11۔ رسالت اور منصبِ رسالت:

دین اسلام کو سمجھنے کے لیے عقیدۂ توحید، عقیدۂ رسالت اور عقیدۂ آخرت کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ یہ مختصر رسالہ، سب سے پہلے یہ بتاتا ہے کہ شاعر، عابد، جوگی، فلسفی اور نبی ورسول میں بنیادی فرق کیا ہوتا ہے۔ پھر رسولوں کے بارے میں قرآنی آیات کی روشنی میں وضاحت کرتا ہے کہ یہ کون ہوتے ہیں؟ یہ دنیا میں کس لیے آتے ہیں؟ رسولوں کی ذمہ داریاں کیا ہوتی ہیں؟ آخر میں نبی اخرالزمان حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذمہ داریوں اور اُن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی رسالت کی خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔

12۔ آخرت اور فکر آخرت:

اس رسالے کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ رسالہ دنیا اور آخرت کی حقیقت بیان کرنے کے بعد آخرت کے مختلف مراحل سے بحث کرتا ہے۔ قبر کی زندگی، روز قیامت کی عدالت، جنت کی مادی اور روحانی نعمتیں، دوزخ کی مادی اور روحانی سزائیں اس کتاب کے اہم ترین موضوعات ہیں۔ قرآن مجید کی محکم آیات کی روشنی میں، اُن بڑے بڑے گناہوں کی وضاحت کی گئی ہے جو دوزخ کے عذاب کا سبب بن سکتے ہیں۔

13۔ اسلام میں نجات کا تصور اور عقیدۂ شفاعت:

اسلام میں نجات(Salvation) کی تین (3)بنیادیں ہیں۔ اولاً ایمان اور صحیح عقیدۂ توحید، ثانیاً آخری رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سنت کے مطابق اعمال، جنہیں قرآن ﴿الاعمال الصالحات﴾ کہتا ہے اور ثالثاً اللہ تعالی کی رحمت یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی شفاعتِ عظمیٰ اور علماء، شہداء، صالحین وغیرہ کی شفاعت کیا مرتبہ اور مقام رکھتی ہے؟ یہ کتاب اس طرح کے سوالوں کا جواب دیتی ہے۔ قرآن مجید اور صحیح اور مستند احادیث کی روشنی میں شفاعت کی مختلف نوعیتوں کی وضاحت کی گئی ہے اور اُن اعمال پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، جو قیامت کے دن ایک مسلمان کی سفارش اور شفاعت کریں گے۔

14۔ تزکیۂ نفس:

اصلاحِ ذات، فروغِ ذات اور تحسینِ ذات کے حوالے سے چشتی صاحب کی اہم ترین کتاب ﴿تزکیۂ نفس﴾ ہے۔ یہ کتاب تین مباحث پر مبنی ہے۔

(1) تزکیۂ نفس کا مفہوم اور ماہیت۔ (2) تزکیے کے اصول و قواعد

(3) تزکیۂ نفس کے حصول کی بارہ(12) عملی تدبیریں

تصوف اور تزکیۂ نفس کے سلسلے میں افراط و تفریط عام ہے۔ دو سو تیس(230) صفحات پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مشتمل اس کتاب میں، قرآن مجید کے محکم دلائل اور مستند اور صحیح احادیث کی روشنی میں فروغِ ذات اور تحسین ذات کے خالص مسنون طریقوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

15۔ **نماز کی ظاہری ہیئت اور معنویت:**

نماز کے موضوع پر دنیا میں کئی ہزار کتابیں لکھی گئیں ہیں اور قیامت تک لکھی جاتی رہیں گی، لیکن ایک سو اٹھارہ (118) صفحات پر مشتمل یہ کتاب، ایک منفرد چیز ہے۔ نہایت اختصار کے ساتھ نماز کے تمام ارکان کی ظاہری ہیئت کو صحیح اور مستند احادیث کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ ہر رکن کی معنویت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والا اپنی نماز کے معیار (Quality) کو بہتر بنا سکے۔ جو شخص اس کتاب کی ساری مسنون دعاؤں کو یاد کرلے گا، ان کا ترجمہ ذہن نشین کرلے گا اور پھر خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی نماز کو ادا کرنے کی کوشش کرے گا، وہ یقیناً دن بہ دن اپنی نماز کو بہتر بناتا جائے گا۔

16۔ **انفاق فی سبیل اللہ:**

توحید اور نماز کے بعد، انسان سے خالق کائنات کا تیسرا مطالبہ ﴿انفاق﴾ کا ہے زکوۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ ایک سو بیالیس (142) صفحات پر مشتمل یہ کتاب اِمساک، بخل، شحِ نفس وغیرہ کی تعریف کرکے عام انفاق اور انفاق فی سبیل اللہ کے فرق کو نمایاں کرتی ہے۔ انفاق کے بنیادی اصول بیان کرنے کے بعد، فضائل انفاق، فلسفۂ انفاق، آدابِ انفاق، ترتیب انفاق، مقاصدِ انفاق، اوقاتِ انفاق اور مقدار انفاق جیسے موضوعات پر تفصیلی بحث کے بعد عدم انفاق کے عواقب و نتائج پر روشنی ڈالتی ہے۔

17۔ **نمازِ تہجد:**

ساٹھ (60) صفحات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ، نمازِ تہجد کی اہمیت، فضیلت اور احکام و مسائل پر مشتمل ہے۔ نمازِ تہجد ایک مسنون عبادت ہے، ایک وسیلۂ تقرب ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ سامان فروغ ذات اور ذریعۂ تحسین ذات ہے۔ایک اعلیٰ جذبۂ تشکر اور احساسِ عبودیت ہے۔ اپنی بے بضاعتی پر ایک احساسِ ندامت ہے۔ اللہ کی بے عیبی کا اظہار واعتراف ہے۔ ایک وظیفۂ خواص وصالحین ہے۔ ایک نصابِ قیادت ہے۔ ایک مجلسِ تفقہ ہے۔ ایک محفلِ تدبر ہے۔ ایک علمی نشست ہے۔ایک روحانی تربیت گاہ ہے۔

اسلامی قیادت کے لیے ضروری ہے کہ وہ تزکیۂ نفس اور فہم قرآن میں اضافہ کے لیے اس اہم ترین نفل، لیکن ضروری عبادت کی اہمیت کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہونے کی بھرپور کوشش کرے۔

18۔ <u>اعتکاف:</u>

اعتکاف ایک ایسی عبادت ہے، جس کے بے شمار فوائد ہیں۔ آخری عشرے کے اعتکاف کا کم سے کم فائدہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر مل جاتی ہے۔ چھتیس (36) صفحات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ اعتکاف کی اہمیت اور اس کے فضائل واحکام پر بحث کرتا ہے۔ اُس کے فوائد کی روشنی میں اس اہم ترین نفل عبادت کی ترغیب دیتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ہماری آرزو

قرآن وسنت کی خالص، ٹھوس، مستند اور اساسی تعلیمات کو جدید طریقہ ہائے تدریس کے ذریعے، تعلیم یافتہ افراد تک پہنچانا ہماری آرزو ہے۔

قرآن فہمی اور حدیث فہمی کے لیے ایسی آسان اور عام فہم کتابیں مرتب کرنا ہمارا ہدف ہے، جن سے جدید تعلیم یافتہ ذہین افراد کم عرصے میں دینِ اسلام کو اس کے اصلی مصادر اور ماخذ تک رسائی کے ذریعے سمجھ سکیں اور دنیا کو سمجھا سکیں۔

ہمارا مقصد عربی کی ایسی استطاعت پیدا کرنا ہے کہ انسان قرآن وسنت کو اس کی اپنی اصلی زبان میں راست سمجھنے اور مختلف تفاسیر سے استفادہ کرنے کے قابل ہو جائے اور اُصول تفسیر، اُصول حدیث اور اُصولِ فقہ کا فہم حاصل کر کے غلطیوں سے محفوظ رہ سکے۔

اُمید کی جاسکتی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ مختلف کورسز کے ذریعے اپنی فکری اور عملی تربیت کر کے دعوت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائے گا اور اسلامی تعلیمات اخوت سے لسانی، نسلی، صوبائی اور دیگر گروہی تعصبات کا خاتمہ کر کے، باہمی اسلامی رواداری اور یکجہتی کی فضا قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمٰن چشتی کی مرتب کردہ تمام کتابیں

تحریکِ محنت پاکستان کے مندرجہ ذیل مکتبات سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

لاہور	5 عمر ٹاور، فرسٹ فلور، 31 حق اسٹریٹ ،اردو بازار، لاہور	0321-492-0998
کراچی	کمرہ نمبر 1، دوسری منزل، آمنہ پلازہ ،ایم اے جناح روڈ، کراچی	0321-2953721
واہ کینٹ	بالمقابل نیوسٹی، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ	051-4535334
پشاور	معرفت مکتبہ جماعت اسلامی، نشتر آباد چوک، محلہ اسلام آباد، پشاور	0301-9815104
ملتان	اندرون پرانی بکر منڈی، حضوری باغ روڈ، ملتان	061-4586245
راولپنڈی	الاکرام بلڈنگ، مریڑ حسن چوک، راولپنڈی	0333-5761766
فیصل آباد	کمرہ نمبر 23، تیسری منزل، جاوید سنٹر، کچہری بازار، فیصل آباد	0333-6557598
اسلام آباد	مکان نمبر 1، گلی نمبر 38، سیکٹر G-6/2 اسلام آباد	051-2273300
سوات	کمرہ نمبر 12، خان مارکیٹ، گلشن چوک، سوات	0300-5746539

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

دنیا اور آخرت کی ہر دعا کی قبولیت کا وقت

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

﴿ اِنَّ فِی اللَّیلِ لَسَاعَةً
لَا یُوَافِقُهَا عَبدٌ مُّسلِمٌ
یَسأَ لُ اللّٰهَ خَیرًا مِن أَمرِ الدُّنیَا وَالآخِرَةِ
اِلَّا أعطاهُ اِیَّاهُ ، وَذٰلِکَ کُلَّ لَیلَةٍ ﴾

(صحیح مسلم ، صلوۃ المسافرین ، جدیث: 757)

"ہر رات میں ایک گھڑی ایسی ہے، جب کوئی مسلمان اللہ سے سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے دنیا اور آخرت کی وہ مطلوبہ چیز عطا کر دیتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نمازِ تہجّد

■ نمازِ تہجّد کیا ہے؟

- ایک مسنون عبادت ہے۔ ایک وسیلۂ تقرّب ہے۔
- ایک سامانِ فروغِ ذات اور ذریعۂ تحسینِ ذات ہے۔
- ایک اعلیٰ جذبۂ تشکر اور اِحساسِ عُبُودِیّت ہے۔
- اپنی بے بضاعتی پر ایک اِحساسِ ندامت ہے۔
- اللہ کی بے عیبی کا اِظہار و اِعتراف ہے۔
- ایک وظیفۂ خواص و صالحین ہے۔ ایک مہلتِ استغفار ہے۔
- ایک نصابِ قیادت ہے۔ کلامِ خدا کی تلاوت و سماعت ہے۔
- ایک علمی نشست ہے۔
- ایک مجلسِ تَفَقُّہ ہے۔ ایک محفلِ تدبر ہے۔
- ایک روحانی تربیت گاہ ہے۔